جذباتی لوگوں کی باتوں میں مت آئیں، بلکہ قرآن پاک وصحیح حدیث پاک سے سمجھیں۔

فلسطین، جہاد، حضرت عیسیٰ علیہ السلام

April 2025

ایڈیشن نمبر **1**

- ★ جذباتی اور جوشیلے مسلمانوں کی فلسطین سے محبت اپنی جگہ لیکن پہلے ذرا ان حقائق پر بھی توجہ دیں۔ سوال نمبر01
- ★ آخر کس کو اور کس وقت جہاد کا اعلان کرنے کا اختیار ہے؟ سوال نمبر02
- ★ غزوہ ہند تقریبا1300 سو سال پہلے ہو چکا ہے۔ صحیح حدیث پاک سے سمجھیں۔ سوال نمبر03
- ★ پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے، لیکن کیا وجہ ہے کہ، تحریک لبیک، جماعت اسلامی اور تنظیم اسلامی (ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی جماعت) جیسی مذہبی جماعتیں، پاکستانی مسلمانوں کی اکثریت کو اپنی طرف مائل نہیں کر سکیں۔؟ سوال نمبر05
- ★ اصل میں اسلام تلوار سے نہیں بلکہ صوفیہ اکرام کی تبلیغ اور جہاد اکبر (اپنی خواہشات اور نفس کے خلاف جنگ)، سے پھیلا ہے۔ سوال نمبر07,08
- ★ دجال اور، یاجوج ماجوج کا فتنہ، حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں ختم ہوگا۔ صحیح حدیث پاک سیسمجھیں۔ سوال نمبر14
- ★ حضرت عیسیٰؑ، حضرت امام مہدیؑ کی آمد کا ثبوت صحیح حدیث پاک سمجھیں۔ سوال نمبر16،17
- ★ اسلام میں بیعت (آج کل کی پیری مریدی)، کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ سوال نمبر19
- ★ اگر حکمران وقت اچھے نہ ہوں تو تب بھی حکومت کے خلاف بغاوت جائز نہیں، قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے سمجھیں۔ سوال نمبر10اور13

اس کتاب کو "فری" ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کو "وزٹ" کریں۔

www.fakeer.pk

کچھ اس کتاب کی تاریخ

اللہ پاک کی مہربانی سے یہ کتاب دراصل اس سے پہلے لکھی گئی میری کتابوں "تلاش حق" اور "راہ حق و عشق" کا ہی تسلسل ہے۔اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے تلاشِ حق لکھنے سے پہلے میں نے استخارہ کیا تھا، اور استخارہ میں اجازت کے بعد اس کتاب کا لکھنا رمضان المبارک (۱۴۳۴ ہجری) ,2013 میں شروع کیا گیا۔ اور الحمد للہ، تقریباً ۱ ماہ اور ۱۲ دن کے بعد 7 ذوالقعد (۱۴۳۴ ہجری) 2013, کو یہ کتاب مکمل ہوئی۔ 2013 سے لیکر اب تک اس کتاب میں کئی نئے سوالات کے جواب شامل کیے جارہے ہیں۔ اس کتاب میں کوشش کی گئی ہے۔ کہ چند اہم سوالات کے جوابات آسان طریقے کے ساتھ فراہم کئے جائیں۔ میں تو خود ایک انتہائی گنہگار اور کم علم انسان ہوں۔ لہذا اس کتاب کی تکمیل کے واسطے میں نے بڑے اور نیک لوگوں کی تحریروں اور بیانات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ جو کوئی اس کتاب سے فائدہ اٹھائے اس سے درخواست ہے کہ مجھ گنہگار کے لئے، اس کتاب کی تیاری اور دیگر معاملات میں مدد کرنے والوں کے لئے اور تمام مومنین کے لئے، اللہ پاک کے حضور، دین اور دنیا کی مکمل خیر اور بھلائی کی دعا فرمادے۔ اللہ پاک اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے ہم سب کی تمام جائز دلی حاجات کو قبول فرمائے۔ آمین۔

اگر آپ کتاب سے متعلق کوئی رائے یا مشورہ دینا چاہتے ہیں تو ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں اور ہمارے اس ای۔میل ایڈریس **info@fakeer.pk** پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ محمد علی حسن (فقیرِ مدینہ)

تلاشِ حق ستمبر 2013

راہ حق و عشق 2014

"فلسطین، جہاد، حضرت عیسیٰ علیہ السلام"

پہلا ایڈیشن 14-04-2025.

میرا اعتراف

اصل معاملہ یہ ہے، کہ چند سال پہلے تک میں خود ایک فرقہ پرست اور کٹر مولوی تھا۔ اس وقت میرا اٹھنا بیٹھنا، زیادہ تر، اپنے ایک مخصوص فرقہ کے دوستوں کے ساتھ ہی ہوتا تھا۔اور میں دیگر فرقہ کے علماء کے سخت خلاف ہوتا تھا۔اس وقت میں دیگر فرقہ کے مولوی صاحبان کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتا تھا۔اور صرف اپنے مخصوص فرقہ کے کٹر علماء کے فتووں کو ہی درست مانتا تھا۔اور اپنے فرقہ کے علماء کی اندھی تقلید کا قائل تھا۔اور دین کے معاملات میں اپنا دماغ استعمال کرنے کا قائل نہیں تھا۔

اس وقت میں ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب، غامدی صاحب اور ڈاکٹر اسرار احمد صاحب وغیرہ کے شدید خلاف ہوتا تھا۔ مگر جوں جوں، قرآن و حدیث کا ترجمہ خود پڑھنا شروع کیا، تو میرے رویے میں تبدیلی آنی شروع ہو گئی۔آج میری سوچ یہ ہے، کہ بریلوی، دیوبندی وہابی اور شیعہ یہ تمام مسلمانوں کی ہی شاخیں ہیں۔اور ان میں اختلافات ضرور ہیں۔ مگر اختلافات کے باوجود بھی ہم سب مسلمان ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ یہ صحیح پاک سے ثابت ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری۔695)

وہ علماء جن کے یوٹیوب پر بیانات نے میرے علم اور شعور کو بیدار کرنے میں مدد دی، ان علماء کو میں اپنا محسن مانتا ہوں۔ان میں سے چند اہم نام یہ ہیں۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب — پیر نصیر الدین نصیر صاحب — مولانا وحید الدین خان صاحب

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب — غامدی صاحب — ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب

مولانا اسحاق صاحب

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

خلاصہ کلام یہ ہے، کہ نہ تو ہر صوفیاء (صوفی بزرگ، آستانے والے پیر صاحبان) درست ہے، اور نہ ہی ہر بریلوی عالم دین، وہابی، شیعہ یا دیوبندی عالم دین غلط ہے۔ آپ کو تمام ہی مکتبہ فکر میں ہر طرح کے لوگ مل جائیں گے۔ اصل فیصلہ صرف اور صرف قرآن و حدیث اور، اُس کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کا فعل ہے۔ جو جو معاملات قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے ٹکراتے جائیں، اُن کو چھوڑ دیں۔ روز قیامت ہر انسان سے اس کی عقل، علم اور شعور کے مطابق ہی حساب ہو گا۔ لہذا قرآن و حدیث کو تھام لیں اور بس۔ لہذا مرتے دم تک اپنا دماغ استعمال کرتے رہیں، اور اندھی تقلید کسی بھی فرقے کے عالم دین کی مت کریں۔ لہذا جس کی جو بات قرآن و صحیح حدیث پاک سے غلط ثابت ہو، اس بات پر عمل مت کریں۔ مگر درست بات کی تائید کر دیں۔ یہ علماء بھی انسان ہیں۔ اور ان تمام ہی فرقہ کے علماء سے غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ اور اندھی تقلید کسی بھی سیاسی یا مذہبی قائد کی مت کریں۔ مرتے دم تک اپنا دماغ استعمال کرتے رہیں۔ اور یاد رہے کہ، ہدایت کا اصل سر چشمہ صرف اور صرف قرآن و صحیح حدیث پاک ہی ہے، اور اس کے بعد صحابہ کرام کی سنت سے روشنی حاصل کریں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، کبھی گمراہ نہیں ہوں گے۔

محمد علی حسن

فقیر مدینہ

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 01: جذباتی اور جوشیلے مسلمانوں کی فلسطین سے محبت اپنی جگہ لیکن پہلے ذرا ان حقائق پر بھی توجہ دیں۔

سوال 02: آخر کس کو اور کس وقت جہاد کا اعلان کرنے کا اختیار ہے؟ کئی جذباتی لوگ کہتے ہیں کہ، اگر غزوہ بدر میں مسلمان، صرف 313 ہو کر کفار کو ہرا سکتے ہیں، تو پھر ہماری فوجی قوت کس کام کی، جو ہم کشمیر اور فلسطین کے مسلمانوں کی مدد نہیں کر سکتے؟۔

سوال 03: اصل میں، غزوہ ہند تقریبا 1300 سو سال پہلے ہو چکا ہے۔ ضعیف نہیں بلکہ، صحیح حدیث پاک، سے اس معاملے کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

سوال 04: آخر کیا وجہ ہے کہ، کئی 5 وقت کے نمازی اور اعلی تعلیم یافتہ، بلکہ یورپ اور امریکہ کے پڑھے لکھے لوگ بھی یا تو خود دہشت گرد بن جاتے ہیں، یا دہشت گرد مذہبی جماعتوں کو سپورٹ کرتے ہیں۔۔۔ کیوں؟؟

سوال 05: پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے، لیکن کیا وجہ ہے کہ، تحریک لبیک، جماعت اسلامی اور تنظیم اسلامی (ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی جماعت)، جیسی مذہبی جماعتیں، پاکستانی مسلمانوں کی اکثریت کو اپنی طرف مائل نہیں کر سکیں۔؟

سوال 06: آخر ایسا کیا ہوا کہ، مغل حکومت کے خاتمے کے بعد برصغیر میں بریلوی اور دیوبندی فرقے پیدا ہو گئے۔ اور سلطنت عثمانیہ کے خاتمے کے بعد عرب میں وہابی اور جہادی تنظیموں نے سر اٹھانا شروع کر دیا۔ اور امت مسلمہ بدترین فرقہ واریت میں داخل ہو گئی۔؟

سوال 07: آج جانیئے کہ کس طرح، اسلام کو دنیا میں، صوفیاء کرام نے تلوار سے نہیں، بلکہ جہاد اکبر (اپنی خواہشات اور نفس کے خلاف جنگ)، کے ذریعے پھیلایا ہے۔؟ آخر جہاد اکبر، کفار کے خلاف جہاد سے زیادہ مشکل کس طرح ہے۔؟

سوال 08: کئی جوشیلے اور جذباتی لوگوں کے مطابق، صحابہ کرام نے بھی تو تلوار کے زور پر اسلام پھیلایا تھا، لہذا ہمیں بھی طاقت کے زور پر دنیا میں اسلام کو نافذ کرنا چاہیئے۔ آج اصل حقائق جانیئے۔

سوال 09: آخر کیا وجہ ہے کہ، آج مسلمانوں کی اکثریت، علماء اہلسنت (پیر صاحبان، صوفیاء کرام)، کے ساتھ

منسلک ہے۔ جبکہ بریلوی، دیوبندی، وہابی اور شیعہ حضرات مسلمانوں کے چھوٹے فرقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

سوال نمبر 10: یہ کہنا درست نہیں ہے کہ، ہمارے حکمران اچھے نہیں ہیں، لہذا، ان کے خلاف کھڑا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی تو یزید بد بخت، کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی تھی، اصل معاملہ سمجھیں۔

سوال 11: جمہوریت کفر نہیں بلکہ جمہوریت کی بنیاد اسلام ہی ہے ثبوت حاضر ہے۔

سوال 12: آخر تصوف اور روحانیت کیا ہے؟ صوفی بزرگ (اولیاءاللہ)، آخر ہوتے کون ہیں؟ آخر کس طرح تصوف اور بزرگوں کے ذریعے اسلام پھیلا؟

سوال 13: اگر، فوج، عدلیہ اور دیگر ریاستی ادارے اپنا کام درست نہ کریں تو پھر بھی عوام قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتی ہے۔ قرآن پاک و صحیح حدیث پاک کی روشنی میں سمجھیں۔ مزید واقعہ کربلا سے بھی یہی ثبوت ملتا ہے۔ اس پوسٹ کو مکمل اور غور سے پڑھیں۔

سوال 14: دجال کا فتنہ، اور، یاجوج ماجوج کا فتنہ، کس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ختم ہو گا ؟

سوال 15: کیا آپ جانتے ہیں کہ، دجال سمندر میں ایک جزیرے پر قید ہے، مگر اس قید میں بھی ایک صحابی رسول نے دجال سے ملاقات کی ہے۔ اور اس ملاقات میں دجال نے کیا کہا تھا۔

سوال 16: کیا آپ جاننا چاہتے ہیں، حضرت امام مہدی علیہ السلام، کی آمد کا ثبوت، ان کی پہچان، اور ابدال کی ان کے ہاتھ پر بیعت، اور ابدال آخر ہیں کون؟؟

سوال 17: کیا آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، کی دنیا میں دوبارہ آمد کا ثبوت جانتے ہیں؟

سوال 18: کن تین چیزوں کے ظاہر ہو جانے کے بعد، کسی کا ایمان قبول کر لینا قبول نہیں کیا جائے گا، یعنی ان نشانیوں کے ظاہر ہونے سے پہلے، ہی ایمان قبول کرنے کا فائدہ ہے، بعد میں ایمان قبول کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے؟

سوال 19: آخر اسلام میں پیری مریدی، اور بیعت کی شرعی حیثیت کیا ہے۔؟ وہ کون سی بیعت یا اطاعت ہے،

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

جو مسلمانوں پر لازم ہے؟

سوال 20: آخر ہم صوفی کون ہیں۔ آج ہمیں پہچان لیں۔۔۔۔ ہمارا تعارف جان لیں۔

سوال 21: رب تعالیٰ تک پہنچنے کا مختصر اور آسان طریقہ

سوال 22: پاکستان میں مایوسی پھیلانے والے لوگوں کے پاک فوج پر 2 اہم اعتراضات اور ان اعتراضات کا جواب۔

سوال 23: پاکستان کے کئی علماء اسرائیل کے خلاف جہاد کے قائل ہیں، جبکہ دوسری جانب پاکستان اور دیگر مسلم ممالک کے بہت سے علماء اس وقت اس جہاد کے قائل نہیں۔ آخر حکومت پاکستان اور دیگر اسلامی حکومتیں کن علماء کا مشورہ تسلیم کریں؟

سوال 24: اپنے مسلم حکمرانوں کی نیت پر شک مت کریں، آخر انہوں نے ہی 3 بار اسرائیل کے خلاف جہاد (جنگ) کی ہے۔ بلکہ، جانیئے وہ وجوہات جن کی وجہ سے آج مسلم حکمران اتنے محتاط ہیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 01: جذباتی اور جوشیلے مسلمانوں کی فلسطین سے محبت اپنی جگہ لیکن پہلے ذرا ان حقائق پر بھی توجہ دیں۔

ہم آج کل کے مسلمانوں کو عادت پڑ چکی ہے، کہ اپنی ہر کمزوری اور ناکامی کا الزام امریکہ، اسرائیل اور یورپ پر ڈال دینا۔ ہم شاید بھول گئے ہیں کہ اس دنیا میں کامیابی کا تعلق اللہ تعالیٰ نے اسباب اور محنت کے ساتھ رکھا ہے۔ جو قوم زیادہ محنت کرے گی، زیادہ حاصل کرلے گی۔ جب تک ہم مسلمان محنتی رہے علم حاصل کرتے رہے، تب تک سلطنت عثمانیہ، مغل حکومت اور سلطنت بغداد کی صورت میں سینکڑوں سال دنیا پر حکومت کی۔ لیکن جب ہم مسلمان تعلیم سے دور ہوتے رہے، فرقہ واریت میں پڑتے رہے اور سستی، جھوٹ اور دونمبریوں میں پڑنا شروع کردیا، ذلت اور رسوائی ہمارا مقدر بن گئی۔ ہم تو اپنی سلطنت عثمانیہ اور مغل حکومت کو تک نہیں بچا سکے، تو فلسطین کی ہم نے کیا مدد کرنی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ صرف ایک سلطنت عثمانیہ کے ٹوٹنے سے تقریبا 30 اسلامی ملک وجود میں آگئے، تو یہ 30 چھوٹے چھوٹے ملک جب ایک بڑے ملک کی صورت میں اپنا آپ نہیں بچا سکے اور اب چھوٹے چھوٹے ملکوں کی صورت میں امریکہ یا یورپ سے کیا مقابلہ کریں گے۔؟

حقیقت تو یہ ہے کہ، جن ممالک نے امت مسلمہ کی سب سے بڑی قوت سلطنت عثمانیہ کو ہی ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا ہو، ان کے آگے باقی اسلامی ممالک کی کیا حیثیت اور طاقت ہوگی۔ ایک اصول یاد رکھیں، جب کوئی ملک جنگ ہار جاتا ہے، تو اس ہارنے والے ملک کے ساتھ پھر ذلت آمیز سلوک ہی کیا جاتا ہے۔ اور جیتنے والا ملک اگر اپنی خوشی سے ہارنے والے ملک کو کچھ ڈھیل دے دے، تو اس کو غنیمت جانا جاتا ہے۔ **وہ وقت جب اسرائیل اور مغرب مسلمانوں کو زیادہ علاقہ دے رہا تھا،** اس وقت مسلمانوں نے معاہدے تسلیم نہیں کیئے۔ اور اب حالت یہ ہے کہ، اب اسرائیل شیر بن چکا ہے۔ اور ہم صرف نعرے لگانے والے کھوکھلے لوگ۔ ہم شاید بھول گئے تھے، کہ ہم ہارے ہوئے لوگ تھے، اور دوسری طرف جنگ عظیم جیتنے والی قوتیں تھیں، لہذا اس وقت جو مل رہا تھا، خوشی خوشی لے لینا چاہیئے تھا۔ کیونکہ ہمارے سامنے سلطنت عثمانیہ کی شکست ابھی تازہ تازہ تھی۔ جب دوسری

جنگ عظیم میں جرمنی اور سلطنت عثمانیہ دونوں کو انگلینڈ، فرانس اور امریکہ کے ہاتھوں بدترین شکست ہوئی، تو اس کے بعد جنگ جیتنے والے ممالک نے ترکی (سلطنت عثمانیہ) اور جرمنی، دونوں کو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔ جرمن حکمران ہٹلر نے تو شکست دیکھ کر خودکشی تک کرلی۔ اسی طرح سلطنت عثمانیہ کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔ اور دوسری جنگ عظیم جیتنے والے ممالک نے، سلطنت عثمانیہ میں سے کئی نئے ممالک تشکیل دیئے، جس طرح، سعودی عرب، اردن، شام، فلسطین، مصر، یمن وغیرہ وغیرہ۔۔۔ اور اصل ملک ترکی مشکل سے اپنی حیثیت برقرار رکھ سکا۔

فلسطینی مسلمانوں کے ساتھ شاید اتنا برا اسرائیل اور مغرب نے نہیں کیا، جتنا امت مسلمہ کے جذباتی اور کھوکھلے نعرے لگانے والے قائدین، جذباتی عوام، اور بلکہ خود فلسطینی عوام نے اپنے ساتھ کیا ہے۔ حماس جیسی جماعتیں فائدہ کم اور نقصان زیادہ دیتی ہیں۔ **گزشتہ 20 سال میں حماس فلسطینیوں کے لیئے ایک انچ زمین تک اسرائیل سے حاصل کر نہیں سکی۔ بلکہ حماس کے ہر حملہ کے بعد فلسطینی ریاست مزید سکڑ جاتی ہے**، اور اسرائیل کا رقبہ مزید بڑھ جاتا ہے۔ اسرائیل تو برا ہے ہی، مگر حماس نے جتنا فلسطینی عوام کا نقصان کیا ہے، اس کا جواب کون دے گا۔؟ مگر ہم مسلمانوں کو کیا پرواہ ہے، ہمیں تو وہ اچھا لگتا ہے، جو بڑی بڑی باتیں کرے، خواہ اس کے اپنے پلے کچھ بھی نہ ہو۔

مسلمان ممالک سے پہلی بڑی غلطی یہ ہوئی کہ جب 1948 میں اسرائیل وجود میں آیا تو اس وقت اس کا رقبہ بہت تھوڑا تھا۔ اس وقت تقریبا 20 فیصد علاقہ یہودیوں کے پاس تھا۔ اور 80 فیصد تقریبا مسلمانوں کے پاس تھا۔ مگر مسلمان ممالک نے اس کو تسلیم نہیں کیا۔ اور اپنی طاقت کا غلط اندازہ لگاتے ہوئے، اسرائیل کے ساتھ کئی جنگیں لڑیں۔ اور ہر جنگ ہارنے کے بعد مسلمانوں کا علاقہ کم سے کم ہوتا گیا۔ اور آج تقریبا 80 فیصد سے زائد علاقہ پر اسرائیل قابض ہے، اور فلسطینی سکڑ کر 20 فیصد سے بھی کم جگہ پر موجود ہیں۔ مسلمان ممالک سائنس اور ٹیکنالوجی میں تو خوب پیچھے ہیں، مگر جذباتی نعروں میں ورلڈ چیمپئن ہیں۔

امریکہ، یورپ اور اسرائیل صرف ایک موقع کی تلاش میں ہیں، کہ پاکستانی حکومت یا فوج ذرا جذباتیت میں کوئی غلط قدم اٹھائے، اور یہ سب پاکستان پر ٹوٹ پڑیں۔ کیونکہ پاکستان دنیا کی اکلوتی اسلامی ایٹمی طاقت ہے، اور مغرب کو یہ منظور نہیں۔ لہذا پاکستان کو انتہائی حکمت اور احتیاط کے ساتھ معاملات کو دیکھنا ہے۔ مغرب سے ہمیں انتہائی محتاط رہنا ہے، کیونکہ اگر ان کا بس چلا تو یہ لاہور، کراچی اور اسلام آباد کو غزہ کی طرح تباہ کرنے میں دیر نہیں لگائیں گے۔ پھر امت مسلمہ غزہ کو بھول جائے گی، اور لاہور، کراچی اور اسلام آباد کا غم یاد رکھے گی۔ لہذا پاکستانی حکومت اور فوج کو انتہائی حکمت، فراست اور صبر کے ساتھ معاملات کو دیکھنا ہے، جذباتیت اور جلد بازی سے نہیں۔

بڑی بڑی باتیں کرنے سے پہلے یاد کر لیا کریں، جب رمضان المبارک 1973 کو تقریباً تمام عرب ممالک نے اچانک بہت بڑا حملہ اسرائیل پر کیا، تو اس کا کیا نتیجہ نکلا، اسرائیل اکیلے نے تمام مسلمان ممالک کو شکست دے دی۔ اسی لیئے کہتا ہوں کہ، پہلے مطلوبہ طاقت حاصل کریں، پھر اپنی طاقت کا اظہار کریں۔ اپنی طاقت سنبھال کر رکھیں، جذباتی مت بنیں، لیبیاء اور عراق کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ حکمت اور فراست سے کام کریں، جذباتی بن کر نہیں۔ اسرائیل ایک حقیقت ہے، مصر، اردن، ترکی اور دیگر کئی ممالک اس کو تسلیم کر چکے ہیں، اور اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات بھی رکھتے ہیں، اب باقی اسلامی ممالک کو بھی کوئی مل بیٹھ کر ایسا معاہدہ اسرائیل کے ساتھ کرنا چاہیئے، جس میں فلسطینی مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ مراعات بھی حاصل ہوں، اور اسرائیل اور فلسطین مل کر رہ سکیں۔ اور حماس جیسی جماعتوں کو بھی مذاکرات کی میز پر آنا چاہیئے، ورنہ جس طرح گزشتہ 20 سال سے حماس کی کارروائیوں سے فلسطین سکڑتا جا رہا ہے، وہ مزید سکڑ سکتا ہے۔ اب امت مسلمہ کو زبانی نعروں کے بجائے زمینی حقائق کے مطابق کڑوے فیصلے کرنے ہوں گے۔

سوال 02: آخر کس کو اور کس وقت جہاد کا اعلان کرنے کا اختیار ہے؟ کئی جذباتی لوگ کہتے ہیں کہ، اگر غزوہ بدر میں مسلمان، صرف 313 ہو کر کفار کو ہرا سکتے ہیں، تو پھر ہماری فوجی قوت کس کام کی، جو ہم کشمیر اور فلسطین کے مسلمانوں کی مدد نہیں کر سکتے؟۔

جہاد ظلم و جبر کے خلاف ہوگا۔ اگر کسی جگہ لوگوں پر ظلم ہو رہا ہے، تو اس ظلم کو ختم کرنے کے لیئے جہاد کا باقاعدہ اعلان کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جہاد کے اعلان سے پہلے اپنی طاقت اور استطاعت کا درست اندازہ لگانا بھی انتہائی ضروری ہے، کہیں یہ نہ ہو کہ دشمن کے ہاتھوں خود ہی مکمل تباہ و برباد ہو جائیں۔ اللہ تعالٰی پر توکل ضرور کریں، مگر شریعت کی روشنی میں۔ (غزوہ بدر سے متعلق حقائق آگے موجود ہیں۔)

جہاد کا اعلان صرف حکومت وقت کر سکتی ہے۔ اگر علماء کرام کو لگتا ہے، کہ جہاد کا وقت آ گیا ہے، لیکن حکمران پھر بھی جہاد کا اعلان نہیں کر رہے، تو اس صورت میں علماء کو حکمرانوں اور عوام کو دلیل کے ساتھ سمجھانا چاہیئے، مگر فیصلہ بہر حال حکومت وقت کا ہی ہوگا، کسی تنظیم یا جماعت کا نہیں۔ اور جو لوگ یا تنظیمیں پاکستانی حکومت یا فوج کے خلاف جہاد کو جائز سمجھتی ہیں، طالبان یا اسی طرح کے دیگر گروہ، تو ان لوگوں کے خلاف حکومت پاکستان، اور فوج کو خود جہاد کا اعلان کر کے ان کو ختم کرنا چاہیئے، کیونکہ اس طرح کے لوگ فتنہ ہیں، اور یہ لوگ ملک کے اجتماعی نظم کو خراب کرتے ہیں۔ اور فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں، کہ غزوہ بدر کے موقع پر نبی کریم ﷺ، نے صحابہ کرام کو پہلے ہی بتا دیا تھا، کہ تین ہزار فرشتے اللہ تعالٰی کے حکم سے مسلمانوں کی مدد کریں گے۔ تاکہ صحابہ کرام کے حوصلے بلند رہیں۔

فرمان الٰہی: جب تم مومنوں سے یہ کہہ (کران کے دل بڑھا) رہے تھے کہ کیا یہ کافی نہیں کہ پروردگار تین ہزار فرشتے نازل کر کے تمہیں مدد دے۔ سورت العمران، آیت نمبر 124

مگر آج نہ تو ہمارے درمیان کوئی وحی پہنچانے والے نبی علیہ السلام موجود ہیں، اور نہ ہی، ہمیں اللہ تعالٰی کے فرشتوں کی مدد کا ہمیں یقین کروایا گیا ہے۔ لہذا ہم نے اپنی دنیاوی طاقت اور وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے، اپنی عقل، علم اور شعور کے مطابق ہی فیصلے کرنے ہیں۔ آنکھوں کو بند کر کے نہیں، اور نہ ہی جذباتی بن کر۔ یاد رکھیں،

غزوہ بدر اور غزوہ احد میں کفار نے مسلمانوں پر حملہ کیا تھا۔ مسلمانوں نے پہل نہیں کی تھی۔ لہذا اس وقت مسلمانوں کے پاس جو بھی وسائل موجود تھے، مسلمانوں نے ان کا بہترین استعمال کر کے آپنا دفاع کیا تھا۔ مگر جب مسلمانوں نے اپنی تیاری خوب مکمل کر لی، اور دنیاوی وسائل کا بھی خوب بندوبست کر لیا، صرف تب، مکہ مکرمہ پر حملہ، اس شان سے کیا، کہ کفار کو جنگ کی ہمت تک نہ ہو سکی۔ کیونکہ مسلمان 10 ہزار سے زائد کا لشکر جرار لے کر مدینہ منورہ سے نکلے تھے۔ **یہی تو میں کہتا ہوں کہ پہلے، مطلوبہ طاقت حاصل کریں**، پھر کفار سے لڑنے کی بات کریں۔ آج تو معاملہ یہ ہے، کہ، کفار کے خلاف لڑنے کے لیئے، ہمیں ہتھیار بھی کفار سے ہی لینے پڑتے ہیں۔ پہلے سائنس، اور ٹیکنالوجی کے میدان میں اپنا لوہا منائیں، جدید ترین ہتھیار خود بنانا سیکھیں، پھر کفار سے ٹکرائیں۔

کئی لوگ کہتے ہیں، کہ، آخر طالبان نے بھی تو افغانستان میں امریکہ کو شکست دی ہے؟ اب سچ سن لیں۔۔۔

امریکہ اپنی مرضی سے 20 سال پہلے آیا، لاکھوں مسلمانوں کو شہید کیا، ملا عمر کی حکومت کو ختم کیا، اس پورے علاقے میں افراتفری پھیلائی، اور اس خطے کی ترقی کو کئی سال پیچھے دھکیل دیا، افغانستان میں اپنی پسند کی حکومت بنائی اور اب اپنی مرضی سے جا رہا ہے۔ امریکہ کے صرف 2000 کے قریب فوجی 20 سال میں مرے، جبکہ یہ پورا علاقہ تباہ و برباد ہو گیا۔ اور ہم بے وقوفوں کی طرح کہہ رہے ہیں، کہ طالبان جیت گئے۔ امریکہ مستقل رہنے کے لیئے کبھی آیا ہی نہیں تھا۔ اس نے جو کرنا تھا، کر لیا۔ اور ہم جاہلوں کو طرح اس تباہی میں بھی اپنی جیت کا جشن منا رہے ہیں۔

شاید، باتیں کرنے والے، بھول جاتے ہیں کہ، جب 1973 کے رمضان المبارک میں جب مصر، اردن، سعودی عرب، شام، کویت سب نے مل کر اچانک، اسرائیل پر حملہ کر دیا تھا۔ تب کیا ہوا تھا، تمام امت مسلمہ کو اکیلے اسرائیل نے سب کو ہرا دیا تھا۔ لہذا، پہلے اپنی دنیاوی قوت، تیار کریں، پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کریں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 03: اصل میں، غزوہ ہند تقریباً 1300 سو سال پہلے ہو چکا ہے۔ ضعیف نہیں بلکہ، صحیح حدیث پاک، سے اس معاملے کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

حدیث پاک: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے دو جماعتوں کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد فرما دیا ہے: ایک وہ جماعت جو ہندوستان پر حملہ کرے گی اور دوسری وہ جماعت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ (مل کر دجال کے مقابلے میں صف آرا) ہو گی۔ نسائی-3177

اہم بات: نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں آج کا پاکستان اور سندھ، یہ تمام ہندوستان کا ہی حصہ تھے۔ جو جماعت سب سے پہلے ہندوستان پر حملہ آور ہوئی وہ محمد بن قاسم کی فوج تھی، جو سندھ کے راستے ہندوستان پر حملہ آور ہوئی تھی۔ تو لہذا ان شاءاللہ تعالیٰ، وہ جماعت تو جنتی ہے۔ ویسے تو کئی لوگ بعد میں آنے والے کئی مسلمان حکمرانوں کو بھی اس جماعت میں شامل کرتے ہیں، جس طرح بابر، غوری، محمود غزنوی وغیرہ وغیرہ۔ مگر یہ درست نہیں لگتا، کیونکہ، حدیث پاک میں واضح موجود ہے، ایک جماعت جو ہندوستان پر حملہ کرے گی۔ یہ نہیں کہا گیا، کہ تمام جماعتیں جو ہندوستان پر حملہ کرتی رہیں گیں۔ لہذا محمد بن قاسم والی جماعت ہی پہلی جماعت ہے جس نے ہندوستان پر حملہ کیا، اور ان شاءاللہ تعالیٰ وہی جماعت جنتی بھی ہو گی۔

نوٹ: کئی علماء کے مطابق غزوہ ہند ابھی پیش آنا ہے۔ لیکن ہماری معلومات کے مطابق ان علماء کے پاس اپنی بات کی دلیل کے حق میں ایک بھی صحیح حدیث پاک موجود نہیں ہے۔

سوال 4: آخر کیا وجہ ہے کہ، کئی 5 وقت کے نمازی اور اعلی تعلیم یافتہ، بلکہ یورپ اور امریکہ کے پڑھے لکھے لوگ بھی یا تو خود دہشت گرد بن جاتے ہیں، یا دہشت گرد مذہبی جماعتوں کو سپورٹ کرتے ہیں۔۔۔ کیوں؟؟

اصل میں کئی لوگوں کے مطابق اسلام کیونکہ اللہ تعالیٰ کا دین بر حق ہے، لہذا اس کو طاقت کے زور پر دنیا پر نافذ کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اور ان میں سے کئی لوگ اس حد تک چلے جاتے ہیں کہ جو مسلمان ان کی شریعت کی تشریح سے اختلاف کرتے ہیں، تو پھر یہ شدت پسند لوگ اپنے سے مختلف نظریہ اسلام رکھنے والے مسلمانوں پر خود کش حملوں اور مسلمانوں کے قتل عام تک کو جائز قرار دے دیتے ہیں۔

اس سوچ کے مسلمان آپ کو عام مدرسوں سے لے کر پاکستان کی اعلی یونیورسٹیوں بلکہ امریکہ اور یورپ کے اعلی تعلیمی اداروں میں بھی مل جائیں گے۔ دور حاضر میں داعش، القاعدہ، لشکر جھنگوی، TTP اور دیگر کئی جماعتیں اس کی واضح مثال ہیں۔ جو جاہل اور خبیث لوگ آج بھی شیعہ مسلمانوں کو شہید کرتے ہیں، یا میلاد شریف کی محافل پر خود کش حملے کر مسلمانوں کو شہید کرتے ہیں، یا مزارات اولیاء اللہ پر خود کش حملہ کر کے مسلمانوں کو شہید کرتے ہیں، یہ درندہ صفت لوگ اپنی طرف سے تو دنیا سے شرک، یا بدعت کا خاتمہ کر رہے ہوتے ہیں، اور ان کی تربیت اس طرح کی جاتی ہے کہ، تم تو ان لوگوں کو قتل کر کے سیدھے جنت میں داخل ہو جاوگے۔ اس سوچ کے لوگوں کے مطابق طالبان تو شہید ہیں، معاذاللہ، لیکن یہ لوگ پاک فوج کے شہداء کو شہید تک تسلیم نہیں کرتے۔ انتہائی ڈھیٹ قسم کے یہ لوگ ہوتے ہیں۔

اصل میں مسلمانوں میں ایک شدت پسندانہ گروہ کی سوچ ہے، کہ دین یا قرآن پاک کی جو تشریح ہم کرتے ہیں وہی درست ہے۔ اور جو ہماری تشریح یا ہمارے فلسفہ اسلام کو نہیں مانتا وہ انتہائی قابل نفرت ہے۔ اور کئی مواقع پر تو یہ لوگ اپنے سے مختلف اسلام کی تشریح کرنے والے مسلمانوں کا قتل تک جائز سمجھتے ہیں۔ ایسے خبیث لوگ کل بھی تھے اور آج بھی ہیں۔ اس سوچ کے شدت پسند لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں خوارج کے نام سے موجود تھے۔ اور آج بھی مختلف ناموں سے موجود ہیں۔ یہ مسئلہ کوئی آج پیدا نہیں ہوا، بلکہ یہ

سینکڑوں سال پہلے شروع ہو چکا تھا۔ جب کئی لوگوں نے معاذ اللہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان صلح کے کامیاب معاہدے کے بعد معاذ اللہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف ہی فتوے دینے شروع کر دیئے تھے۔ یہ لوگ بعد میں خارجی کہلائے گئے۔ جن کو آج ہم خوارج بھی کہتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ امت مسلمہ کی اکثریت ان جاہلوں کے عقیدے کو تسلیم نہیں کرتی۔ آج بھی مسلمانوں کی اکثریت تسلیم کرتی ہے، کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ صوفیاء کرام کی تبلیغ سے دنیا میں پھیلا ہے۔ اور اسلام امن اور محبت کا دین ہے۔ لہذا اپنے بچوں کو ایسے لوگوں، اداروں، مدرسوں اور صحبت سے دور رکھیں جو اپنے علاوہ دوسروں کو قابل نفرت سمجھیں اور اپنی دین کی تشریح کے علاوہ کسی دوسرے کے موقف کو برداشت کرنے کی طاقت نہ رکھیں۔

اور آخر میں ذرا خود بھی کچھ تحقیق کریں، کہ آخر القاعدہ، طالبان، TTP، لشکر جھنگوی، اور اس طرح کی دیگر جماعتوں کا تعلق کن مذہبی جماعتوں، تنظیموں اور لوگوں سے جا کر ملتا ہے۔ بس ان لوگوں، تنظیموں اور مذہبی جماعتوں سے اپنے آپ اور اپنے پیاروں کو دور رکھیں۔ ایک کہاوت ہے کہ انسان اپنے دوستوں سے پہچانا جاتا ہے۔ A man is known by the company he keeps.

لہذا نظر رکھیں اپنے پیاروں پر۔ انسان کو اپنی طرف سے اچھی صحبت میں بیٹھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آج بھی مسلمانوں کی اکثریت عراق میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمت اللہ علیہ، ترکی میں مولانا روم رحمت اللہ تعالیٰ، بھارت میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمت اللہ علیہ، پاکستان میں حضرت داتا گنج بخش رحمت اللہ علیہ، حضرت سلطان باھو رحمت اللہ علیہ اور دیگر اولیاء اللہ کی احسان مند ہے، جنہوں نے محبت اور حکمت سے اسلام کو دنیا بھر میں پھیلایا۔ آگے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کی مدد، رہنمائی اور فوری ہدایت عطاء فرمائیں، اور ہم سب کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھیں۔ آمین

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 5: پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے، لیکن کیا وجہ ہے کہ، تحریک لبیک، جماعت اسلامی اور تنظیم اسلامی (ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی جماعت)، جیسی مذہبی جماعتیں، پاکستانی مسلمانوں کی اکثریت کو اپنی طرف مائل نہیں کر سکیں۔؟

جہاں تک تعلق ہے، جماعت اسلامی اور تنظیم اسلامی (ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی جماعت) کا، تو یہ جماعتیں مصر کی تنظیم الاخوان کے نظریہ فکر سے زیادہ قریب اور متاثر ہیں۔ یہ جماعت، تنظیم الاخوان اپنے شدت پسندانہ اور سخت رویہ کی وجہ سے کافی مشہور ہے۔ بلکہ اب تو مصر میں بھی اس پر پابندی لگ چکی ہے۔ اس جماعت کا بنیادی نظریہ یہ ہے کہ، زمین اللہ تعالیٰ کی ہے، اور اس پر نظام بھی اللہ تعالیٰ کا ہی نافذ ہونا چاہیئے۔ اور یہ لوگ تلوار اور طاقت کے زور پر اسلام زبردستی پوری دنیا پر نافذ کرنے پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ جماعت سلطنت عثمانیہ کے خاتمے کے بعد طاقت میں آنا شروع ہوئی، اور ساتھ ہی عرب میں وہابی سوچ اور فکر کے لوگوں نے غلبہ پانا شروع کر دیا۔ عرب، ترکی، برصغیر اور دیگر دنیا کے مسلمانوں کی اکثریت اس شدت پسندانہ اور سخت رویہ سے مطابقت نہیں رکھتی، کیونکہ مسلمانوں میں اکثریت کل بھی اور آج بھی محبت، اخلاق اور حکمت کے ساتھ اسلام کی تبلیغ پر یقین رکھتی تھی اور ہے۔

اسلام کی تبلیغ میں حضرت داتا گنج بخش رحمت اللہ علیہ، مولانا روم رحمت اللہ تعالیٰ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ، ابن عربی رحمت اللہ علیہ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمت اللہ علیہ اور دیگر اولیاء اللہ کی خدمات کی معترف آج بھی مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ ان شخصیات نے اسلام کو تلوار سے نہیں بلکہ اخلاق، محبت اور حکمت سے دنیا میں پھیلایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی مسلمانوں کی اکثریت ان شخصیات کی اتنی عزت کرتی ہے۔

جہاں تک تعلق ہے تحریک لبیک کا، تو یہ بریلوی مسلک سے تعلق رکھنے والی انتہائی سخت نظریہ رکھنے والی جماعت ہے، اور دیوبندی، وہابی حضرات سے متعلق انتہائی سخت نظریات رکھتی ہے، اور فرقہ واریت والے معاملات میں

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

بہت آگے ہے اور اپنے سیاسی اور مذہبی مخالفین کے خلاف انتہائی سخت اور اخلاق کے خلاف گفتگو کرنا ان میں عام ہے۔ لہذا پاکستانی مسلمانوں کی اکثریت ان سے بھی دور رہتی ہے۔

آج بھی پاکستانی مسلمانوں کی اکثریت پی ٹی آئی، ن لیگ اور پیپلز پارٹی کو ہی زیادہ پسند کرتی ہے۔ اور یہی 3 پارٹیاں پاکستان کی بڑی پارٹیاں ہیں۔ ان تینوں میں بھی کئی کمزوریاں ضرور ہیں، لیکن مجموعی طور پر یہ جماعتیں معتدل دینی رویہ رکھتی ہیں، اور شدت پسند مذہبی رجحانات کے خلاف ہیں، لہذا عوام کی اکثریت بھی ان تینوں سیاسی پارٹیوں کے ساتھ ہے۔

سوال 6: آخر ایسا کیا ہوا کہ، مغل حکومت کے خاتمے کے بعد برصغیر میں بریلوی اور دیوبندی فرقے پیدا ہو گئے۔ اور سلطنت عثمانیہ کے خاتمے کے بعد عرب میں وہابی اور جہادی تنظیموں نے سر اٹھانا شروع کر دیا۔ اور امت مسلمہ بدترین فرقہ واریت میں داخل ہو گئی۔؟

سینکڑوں سال سے عربوں پر ترکی کی سلطنت عثمانیہ اور برصغیر میں مغلیہ سلطنت کی حکومت تھی۔ یہ دونوں بادشاہتیں انتہائی طاقتور اور منظم مرکزی حکومت کے تحت کام کرتی تھیں۔ اور ان دونوں کے ہوتے دنیائے اسلام میں دو ہی بنیادی فرقے تھے، شیعہ اور دوسرا اہلسنت (صوفی اسلام، آستانوں والے پیر صاحبان)۔ اور تقریبا 90 فیصد سے زیادہ مسلمان اہلسنت سے ہی تعلق رکھتے تھے۔ ان اہلسنت میں حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی سارے ہی شامل تھے۔

ترکی اور عرب میں شیخ اکبر حضرت ابن عربی رحمت اللہ علیہ (سلطنت عثمانیہ کے اکابرین کے پیر صاحب)، حضرت حضرت مولانا روم رحمت اللہ تعالیٰ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ کی تعلیمات سے عوام زیادہ تر فیض یاب ہوتے تھے۔ جبکہ برصغیر میں حضرت داتا گنج بخش رحمت اللہ علیہ، اور سلسلہ چشتیہ کے بزرگوں، حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمت اللہ، حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمت اللہ علیہ، حضرت فرید الدین گنج شکر رحمت اللہ علیہ و دیگر اولیاء اللہ کی تعلیمات سے مسلمان زیادہ تر فیضیاب ہوتے تھے۔ سلطنت عثمانیہ اور

مغل حکومت کے بادشاہ کئی کمزوریوں کے باوجود بھی اولیاءاللہ کا کافی احترام کرتے تھے، اوران کی کافی باتوں پر عمل بھی کرلیتے تھے، اوراگر عمل نہ بھی کرتے، توکم ازکم، اولیاءاللہ کا عام طور پر کافی لحاظ ضرور کرتے تھے۔ جبکہ عوام توان اولیاءاللہ سے انتہائی رہنمائی حاصل کرتی تھی۔

لیکن جب سے مسلمانوں کی یہ دونوں مضبوط مرکزی حکومتیں ٹوٹ گئیں، تب کئی مسلمانوں نے اپنے اپنے چھوٹے چھوٹے گروہ یافرقے بنالیئے۔ سعودی عرب میں وہابی، الحدیث سوچ کی فکر غالب آگئی، مصر میں تنظیم الاخوان وجود میں آگئی، اس کا نظریہ تھا، کہ اللہ تعالٰی کی زمین میں اللہ تعالٰی کا اسلام طاقت کے زور پر نافذ کرنا درست ہے۔ اس سوچ سے کئی لوگ برصغیر میں بھی متاثر ہوگئے، اور برصغیر میں بھی کئی جہادی سوچ کے لوگ پیدا ہوگئے۔ دوسری طرف برصغیر میں اہلسنت سے دومزید گروہ یافرقے پیدا ہوگئے، بریلوی اور دیوبندی، ان دونوں نے ایک دوسرے کے خلاف شدید ترین نفرت اور فتووں کی فضا پیدا کردی۔ اور ایک دوسرے کے خلاف کفراور شرک تک کے فتوے دینے شروع کردیئے۔ اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی، کہ ان کے کٹر مولوی صاحبان توایک دوسرے کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتے۔ غرض یہ کہ نفرت اور بداخلاقی اور اپنے علاوہ دوسروں کو برداشت نہ کرنے کا کلچر عام ہوناشروع ہوگیا۔

اور کئی لوگ بھولناشروع ہوگئے کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ اخلاق، حکمت اور تبلیغ سے پھیلا تھا۔ لیکن الحمدللہ رب العالمین، آج بھی مسلمانوں کی اکثریت اہلسنت سے ہی وابستہ ہے، اور جب سے انٹرنیٹ عام ہوا ہے، چھوٹے اور شدت پسند گروپوں یافرقوں کی اصلیت لوگوں کے سامنے کھلتی جارہی ہے، اور لوگ ان شدت پسندوں سے دور ہوکر دوبارہ آہستہ آہستہ اہلسنت میں شمولیت اختیار کرتے جارہے ہیں۔ اہلسنت میں بھی کوئی ہر بات درست نہیں ہے۔ ان میں بھی کئی کمزوریاں موجود ہیں۔ لیکن کم ازکم، یہ لوگ مسلمانوں میں ایک دوسرے سے نفرت پیدا نہیں کرتے، اور اخلاق اور رواداری کو پروان چڑھاتے ہیں۔ بس یادرکھیں جس کسی کی بھی جو بات قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے ٹکرائے، اس بات کو چھوڑدیں، اور درست بات کی تائید کردیں۔ ہرہی فرقہ میں معتدل اور حکمت والے علماء موجود ہیں جو اتحاد امت پر زور دیتے ہیں، ان کو ضرور سنا کریں۔ مگر کٹر اور شدت پسند علماء

سے دور رہیں، جو ایک دوسرے کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتے اور ایک دوسرے پر شرک، کفر، بدعقیدگی اور گستاخی کے فتوے لگا کر امت کو مزید تقسیم کرتے رہتے ہیں۔

سوال 07: آج جانیئے کہ کس طرح، اسلام کو دنیا میں، صوفیاء کرام نے تلوار سے نہیں، بلکہ جہاد اکبر (اپنی خواہشات اور نفس کے خلاف جنگ)، کے ذریعے پھیلایا ہے۔؟ آخر جہاد اکبر، کفار کے خلاف جہاد سے زیادہ مشکل کس طرح ہے۔؟

کفار کے خلاف لڑنا زیادہ آسان ہے، لیکن اپنی انا، اپنی خواہشات کے خلاف لڑنا زیادہ مشکل ہے۔ دوسروں پر تنقید کرنا انتہائی آسان ہے لیکن اپنی اصلاح کرنا اور دین پر چلنا انتہائی مشکل ہے۔ اپنے آپ کو تکبر، بداخلاقی، دو نمبری، بے حیائی اور جھوٹ وغیرہ سے دور رکھنا ہی تو جہاد اکبر ہے۔

صوفیاء کرام، خواہ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ ہوں، یا حضرت داتا گنج بخش رحمت اللہ علیہ یا حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمت اللہ علیہ ہوں یا دیگر صوفیاء کرام ہوں، یہ بزرگ اپنے ذات کے عملی نمونے سے لوگوں کو اسلام کی طرف قائل کرتے تھے۔ یہ لوگ اپنے اعلیٰ اخلاق، سچائی، ایمانداری، اخلاص، نرم طبعیت اور عاجزی سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنالیتے تھے۔ غیر مسلم ان شخصیات سے متاثر ہو کر اسلام سے متاثر ہو جاتے تھے۔ اور اسلام قبول کر لیتے تھے۔ یہ بزرگ محبتیں بانٹتے تھے، نفرتیں نہیں۔

حدیث پاک: افضل جہاد اللہ کے لیئے اپنے نفس سے جہاد کرنا ہے۔ السلسلۃ الصحیحہ-956

حدیث پاک: مجاہد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے میں اپنے نفس سے جہاد کرے۔ مسند احمد-151

کبھی سوچا، حضرت نوح علیہ السلام نے تقریباً 800 سال تک تبلیغ کی مگر صرف 80 کے قریب لوگ ایمان لائے، مگر حضرت نوح علیہ السلام نے کبھی تلوار سے دین نہیں پھیلایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جنگوں سے

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

تبلیغ نہیں کی، حضرت عیسٰی علیہ السلام نے تلوار سے دین نہیں پھیلایا۔ یہاں تک کہ، آج دنیا کے سب سے بڑے اسلامی ملک انڈونیشیا میں بھی اسلام جنگ سے نہیں تبلیغ، دلیل اور علم سے ہی پھیلا ہے۔

نوٹ: کفار کے ساتھ جہاد میں تو ایک ہی بار لڑنا یا مرنا ہوتا ہے، مگر اپنے نفس کے خلاف جہاد (یعنی اپنی خامیوں کی اصلاح) ایک مسلسل عمل ہے۔ اور یہ جہاد تمام زندگی کرتے رہنا پڑتا ہے، اپنی خامیوں کو تسلیم کرنا اور پھر اس کی اصلاح کوئی چھوٹا عمل نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے، کہ اپنے نفس کے خلاف جہاد کو جہاد اکبر کہا گیا ہے۔

سوال 08: کئی جوشیلے اور جذباتی لوگوں کے مطابق، صحابہ کرام نے بھی تو تلوار کے زور پر اسلام پھیلایا تھا، لہذا ہمیں بھی طاقت کے زور پر دنیا میں اسلام کو نافذ کرنا چاہیئے۔ آج اصل حقائق جانیئے۔

جب مختلف انبیاء علیہم السلام کی واضح اور براہراست تبلیغ کے بعد بھی جو لوگ سرکشی پر قائم رہے، تو پھر ان پر اللہ تعالٰی کا عذاب ضرور آیا۔ جس طرح قوم عاد و ثمود پر، جس طرح حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر۔

اسی طرح جب نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں جب روم اور ایران کے بادشاہوں پر حق کو واضح فرمادیا، مگر وہ پھر بھی سرکشی پر ہی قائم رہے، تو اس سرکشی کے نتیجے میں صحابہ کرام، ان سلطنتوں پر عذاب الٰہی کی صورت میں حملہ آور ہوئے۔ کیونکہ ان بادشاہوں نے نبی علیہ السلام، کی براہراست دعوت کا انکار کردیا تھا۔ اور نبی علیہ السلام نے ان فتوحات کی بشارت اپنی حیات مبارکہ میں پہلے ہی دے دی تھی۔ اور خلافت راشدہ کے دوران صحابہ کرام نے صرف اُن ہی ممالک پر حملہ کیا، جنھوں نے نبی کریم ﷺ کی براہ راست دعوت تبلیغ کو رد کیا تھا۔ صحابہ کرام صرف اور صرف اُنہی لوگوں پر عذاب الٰہی کی صورت میں حملہ آور ہوئے تھے۔

لیکن اب کیونکہ نبی ﷺ ہمارے درمیان خود موجود نہیں ہیں، لہذا اب ہمیں یہ حق نہیں ہے کہ، دوسرے ممالک پر حملہ کردیں اور لوگوں کو زبردستی مسلمان کرنا شروع کردیں۔ ہمارا کام دلیل، حکمت اور علم سے کفار

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ یہی وجہ ہے، ہر سال لاکھوں لوگ، امریکہ، یورپ اور افریقہ میں مسلمان ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ لوگ بھی تلوار سے نہیں علم و حکمت سے مسلمان ہو رہے ہیں۔

کبھی سوچا، حضرت نوح علیہ السلام نے تقریباً 800 سال تک تبلیغ کی مگر صرف 80 کے قریب لوگ ایمان لائے، مگر حضرت نوح علیہ السلام نے کبھی تلوار سے دین نہیں پھیلایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جنگوں سے تبلیغ نہیں کی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تلوار سے دین نہیں پھیلایا۔ یہاں تک کہ، آج دنیا کے سب سے بڑے اسلامی ملک انڈونیشیا میں بھی اسلام جنگ سے نہیں تبلیغ، دلیل اور علم سے ہی پھیلا ہے۔

حضرت داتا گنج بخش، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، حضرت خواجہ معین الدین چشتی، اور مولانا روم رحمت اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، اس کی واضح مثالیں ہیں۔ ان عظیم علمی اور روحانی شخصیات نے لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کی، اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے کروڑوں لوگوں کو مسلمان کیا، اور عوام اور حکمرانوں کی حکمت اور محبت کے ساتھ تربیت کی۔ جس کا نتیجہ آج دنیا میں مسلمانوں کو کثیر تعداد میں آج نظر آرہا ہے۔

تو یاد رہے، اسلام تلوار سے نہیں علم، حکمت اور تبلیغ سے پھیلا ہے۔ لہذا ایک طرف لوگوں میں دنیاوی تعلیم زیادہ سے زیادہ پھیلائیں تو دوسری طرف قرآن و حدیث کو مضبوطی سے تھام لیں، اور حکمت کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کریں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ دین و دنیا میں ہمیشہ کامیاب رہیں گے۔

سوال 09: آخر کیا وجہ ہے کہ، آج مسلمانوں کی اکثریت، علماء اہلسنت (پیر صاحبان، صوفیاء کرام)، کے ساتھ منسلک ہے۔ جبکہ بریلوی، دیوبندی، وہابی اور شیعہ حضرات مسلمانوں کے چھوٹے فرقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

اصل میں مسلمانوں میں مختلف طرح کے علماء پائے جاتے ہیں، کچھ دین کو مشکل سے مشکل بنا کر عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ تو کچھ کا مقصد، شخصیت پرستی، پیر پرستی اور قبر پرستی نظر آتا ہے۔ کوئی نفلی عبادات پر اتنا زور دیتے ہیں کہ لوگ فرائض تک سے دور ہو جاتے ہیں۔

اصل میں بریلوی، دیوبندی اور وہابی علماء کی اکثریت ایک دوسرے کی جس طرح تذلیل کرتی ہے، وہ انتہائی افسوسناک ہے۔ جبکہ کئی کٹر مولوی صاحبان تو اپنے فرقہ کے علاوہ دیگر فرقہ کے مسلمانوں کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتے۔ کئی مولوی حضرات میں شدت پسندی عام ہے، اور جہالت یہاں تک ہے، کہ کئی مولوی تو پاک فوج، مزارات اور میلاد شریف کی محافل پر خودکش حملوں تک کو جائز سمجھتے ہیں۔ اپنے علاوہ دوسرے فرقہ کے مسلمانوں پر بدعتی، گمراہی، بدعقیدگی اور معاذ اللہ، کفر تک کے فتوے لگانے سے گریز تک نہیں کیا جاتا۔

ان تمام حالات میں علماء اہلسنت (آستانوں والے بزرگ، اور صوفی بزرگ)، ہی وہ لوگ ہیں جو لوگوں میں نفرتیں نہیں محبتیں بانٹتے ہیں۔ یہ لوگ، اپنے علاوہ چھوٹے فرقے کے مسلمانوں پر بدعقیدگی، بدعتی، گمراہ اور مشرک وغیرہ کے فتوے نہیں لگاتے۔ بلکہ سب کے پیچھے نماز تک پڑھ لیتے ہیں۔ اور دین میں موجود آسانیاں لوگوں کو بتاتے ہیں، تاکہ لوگوں کو دین آسان لگے، اور اور دین کے قریب آئیں۔ یہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے کی کوشش کرتے ہیں، نہ کہ، اپنی ذات کے قریب۔ ان کے پاس خواہ کوئی بریلوی جائے یا دیوبندی یا وہابی یا شیعہ، یا کوئی اور بھی، یہ اخلاق اور محبت سے پیش آتے ہیں۔ جبکہ بریلوی، وہابی اور دیوبندی علماء کی اکثریت جو ایک دوسرے کے خلاف زبان استعمال کرتے ہیں، وہ انتہائی قابل افسوس ہے۔ اخلاقیات کو تو شاید ہمارے کئی علماء بھول ہی چکے ہیں۔

علماء اہلسنت (آستانوں والے بزرگ، صوفی بزرگ)، بھی انسان ہیں، لازمی نہیں کہ ان کی بھی ہر بات یا عمل درست ہی ہو، جو بات ان کی بھی قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے ٹکرائے، اس بات کو رد کر دیں، کیونکہ ہدایت کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک ہی ہے۔ ویسے عام طور پر، یہ لوگ، اپنی محبتوں والی طبعیت، اخلاق، دین کو آسان بنا کر پیش کرنا، اعتدال، نرم طبعیت، برداشت، اور علم و حکمت کی وجہ سے آج بھی امت مسلمہ کی رہنمائی میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ امت کی اکثریت ان کی دین کی تشریح کو ہی زیادہ درست سمجھتی ہے۔ اور یہی امت مسلمہ کا سب سے بڑا فرقہ یا جماعت بھی ہے۔

سوال نمبر 10: یہ کہنا درست نہیں ہے کہ، ہمارے حکمران اچھے نہیں ہیں، لہذا، ان کے خلاف کھڑا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ حضرت امام حسینؓ نے بھی تو یزید بد بخت، کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی تھی، اصل معاملہ سمجھیں۔

یاد رہے، کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے، **بے شک خود** یزید بد بخت کی بیعت نہیں کی تھی، مگر عوام کو خود کبھی بھی یزید کی حکومت کے خلاف بغاوت کا حکم نہیں دیا تھا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ کی نیت سے کربلا نہیں گئے تھے۔ بلکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تو خواتین اور بچے بھی تھے۔ مگر جب یزیدی فوج نے جنگ شروع کر دی، اور پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے انتہائی بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔

فلسفہ شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہم سے زیادہ، حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھتے تھے۔ واقعہ کربلا کے بعد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، یزید کے خلاف عوام کو اکسایا نہیں تھا۔ بلکہ حکمت کو پیش نظر رکھتے ہوئے خاموشی سے مدینہ منورہ میں اپنی زندگی گزاری۔ اس کا یہ مطلب نہیں تھا، کہ معاذاللہ، حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے والد محترم کی شہادت کا غم نہیں تھا، یا وہ یزید بد بخت کو درست سمجھتے تھے، بلکہ عوام کو فتنہ اور شر سے محفوظ رکھنے کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاموشی کا راستہ اختیار کیا۔

جب تک حکمران وقت اعلانیہ کفر کا ارتکاب نہ کر دے، تب تک اس کی اطاعت عوام پر واجب ہے۔ اگر کوئی حکمران وقت، ظالم ہو، یا شریعت کے مطابق حکمرانی نہ بھی کرتا ہو، یا فاسق اور گنہگار ہو، تب بھی اس کی اطاعت عوام پر واجب ہے۔ کیونکہ دوسری دوسری صورت میں معاشرے میں انتشار پھیلے گا، اور فتنہ پھیل جائے گا۔ اور فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔

کیا آج کے حکمران معاذاللہ، یزید بد بخت سے بھی بد تر ہیں؟ عوام کو حکمرانوں کے خلاف اکسا کر ملک میں مزید فتنہ اور انتشار نہیں پھیلانا چاہیئے۔ احتجاج ضرور کریں، مگر حکمت کے ساتھ، مگر عوام کو حکومت کے خلاف بغاوت پر اکسانا، بہت بڑا ظلم ہے۔

قرآن وحدیث سے ثبوت کہ، حکمران وقت کی بیعت یااطاعت، مسلمانوں پرلازم ہے،ورنہ دوسری صورت میں فتنہ پھیلنے کاخدشہ ہے۔

فرمان الٰہی: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرواور اس کے رسول کی اطاعت کرواور تم میں سے جولوگ صاحب اختیار ہوں،اُن کی بھی۔ پھرا گرتمہارے درمیان کسی چیز میں اختلاف ہو جائے توا گرواقعی تم اللہ اوریوم آخرت پرایمان رکھتے ہو تواُسے اللہ اور رسول کے حوالے کردہ۔یہی طریقہ بہترین ہے اوراُس کاانجام بھی سب سے بہتر ہے۔ سورت النساء۔آیت نمبر 59(جز)

حدیث پاک 1: آپ ﷺ نے فرمایا،(اپنے حاکم کی) سنواوراطاعت کرو،خواہ ایک ایسا حبشی (غلام تم پر) کیوں نہ حاکم بنادیا جائے جس کا سر سوکھے ہوئے انگور کے برابر ہو۔ صحیح بخاری–693

حدیث پاک 2: نبی کریم ﷺ،نے فرمایاہے کہ ،امیر کی اطاعت کرنا،چاہے وہ کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو،اس لیے کہ مومن نکیل لگے ہوئے اونٹ کی طرح ہے،جدھر اسے لے جایا جائے ادھر ہی چل پڑتا ہے۔ ابن ماجہ-43

حدیث پاک 3: بنوامیہ کے دور حکومت میں،حجاج بن یوسف نے مشہور صحابی رسول، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ،کو شہید کرکے آپ کا جسم مبارک تک لٹکا دیا گیا۔ صحیح مسلم(جز)–6496

حجاج بن یوسف کے اس ظلم عظیم کے باوجود بھی مشہور صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے حجاج بن یوسف کے خلاف بغاوت کا حکم نہیں دیا بلکہ صحابہ کرام،تو حجاج بن یوسف کے پیچھے نماز تک پڑھ لیتے تھے۔اس کا مطلب یہ نہیں تھا،کہ حجاج درست انسان ہے، مگر امت کومزید فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لیئے اسے برداشت کیا گیا۔

سوال 11: جمہوریت کفر نہیں بلکہ جمہوریت کی بنیاد اسلام ہی ہے ثبوت حاضر ہے۔

اسلام سے پہلے دنیا میں بد ترین بادشاہتوں اور غلامی کا دور تھا۔ایران اور روم کے سلطنتوں کی دنیا پر حکمرانی قائم تھی۔اور فرد واحد،یعنی بادشاہ کو فیصلہ کا حق تھا۔جبکہ اسلام نے مسلمانوں کے باہمی مشاورت سے فیصلوں کی بنیاد رکھی (جمہوریت کی بنیاد)۔ اس کے لیے ایک اصل الاصول، سورۃالشوریٰ میں بیان کر دیا گیا ہے جسے اختیارات کے دائرے میں بہر حال ملحوظ رکھنا ہوگا.وہ اصل الاصول یہ ہے کہ،

فرمان الٰہی: ”اور (اہل ایمان) اپنے معاملات باہمی مشورے سے چلاتے ہیں“. سورۃالشوریٰ (آیت ۳۸)

اسلام ایک طرف تو باہمی مشاورت (جمہوریت) کا حکم دیتا ہے، مگر ساتھ ساتھ مشورہ دینے والوں کی تعلیم اور تربیت پر بھی زور دیتا ہے۔تاکہ باہمی مشورہ دینے والے قابل لوگ بھی ہوں،اور بنیادی علم ضرور رکھتے ہوں۔ سلطنت روم وایران کے عام عوام میں علم، شعور اور تعلیم کی شدید کمی تھی۔ صرف خاص طبقہ کے لوگوں کو علم اور تعلیم تک رسائی تھی۔ مگر مدینہ منورہ کی جب ریاست قائم کی گئی،تو عام مسلمانوں میں بھی دنیاوی تعلیم کا خاص اہتمام شروع کیا گیا۔ بلکہ جو کفار جنگی قیدی بن کے لائے گئے،ان میں سے پڑھے لکھے قیدیوں کو کہا گیا کہ، مدینہ منورہ کے مسلمانوں کو پڑھنا لکھنا سکھائیں۔یعنی جہاں مسلمانوں کی دینی تربیت کا اہتمام کیا گیا،وہاں دنیاوی تعلیم کا بھی اہتمام کیا گیا،یعنی علم اگر کافر سے بھی ملے تو حاصل کرنا چاہیئے۔

علماء کرام کو چاہیے کہ لوگوں کو حکمت اور دلیل کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کرتے رہیں۔ کیونکہ جتنا عوام کا علمی اور عقلی شعور بہتر ہوتا جائے گا اُتنے ہی بہتر حکمران، عوام اپنے لیے منتخب کرنا شروع کر دیں گے۔ جن لوگوں نے حکمرانوں کو منتخب کرنا ہے،ان کا اپنا شعوری معیار بھی بہتر ہونا چاہیئے،اس کے لیئے دنیاوی تعلیم اور دینی تعلیم دونوں کا عام ہونا بھی انتہائی ضروری ہے۔ ورنہ اچھے حکمرانوں کا آنا مشکل ہے۔ یاد رہے ریاست مدینہ میں تو کفار قیدی بھی مسلمانوں کو پڑھاتے تھے۔اسلام میں تعلیم اتنی ضروری ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

تو یاد رہے، **آج کل کی جمہوریت کئی کمزوریوں کے باوجود** بھی مارشل لاء، بادشاہت اور ڈکٹیٹر شپ سے بہتر ہے، لہذا ایک طرف لوگوں میں دنیاوی تعلیم زیادہ سے زیادہ پھیلائیں تو دوسری طرف قرآن و حدیث کو مضبوطی سے تھام لیں، اور حکمت کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کریں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ دین و دنیا میں ہمیشہ کامیاب رہیں گے۔

سوال 12: آخر تصوف اور روحانیت کیا ہے؟ صوفی بزرگ (اولیاءاللہ)، آخر ہوتے کون ہیں؟ آخر کس طرح تصوف اور بزرگوں کے ذریعے اسلام پھیلا؟

تصوف سے مراد دل کی پاکیزگی اور اخلاص کے ساتھ صرف اور صرف ایک اللہ تعالیٰ کے لیئے زندگی گزارنے کا نام ہے۔ صوفی کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا ہے۔ صوفی عبادت کرتا ہے تو اللہ کے لیئے، ماں باپ، بیوی بچوں اور مخلوق سے محبت کرتا ہے، تو اللہ کے لیئے۔ غرض یہ کہ اصل میں صوفی پوری عمر اپنے رب کو خوش کرنے کی کوشش ہی کرتا رہتا ہے۔ **اس دوران اس سے کئی غلطیاں بھی سرزد ہو جاتی ہوں گی،** کئی گناہ بھی ہو جاتے ہوں گے، لیکن وہ اپنی غلطیوں کی معافی کا بھی اللہ تعالیٰ سے طلب گار رہتا ہے، اور امید کا دامن بھی نہیں چھوڑتا۔ یہ لوگ بھی انسان ہی ہیں، لہذا لازمی نہیں کہ ان سے کوئی غلطی نہ ہو سکے، یا اسلام سے متعلق، اس کی ہر تشریح درست ہی ہو۔

ان شخصیات میں آپس میں بھی کئی معاملات میں اختلافات ہو سکتے ہیں، اختلافات تو کئی معاملات میں صحابہ کرام کے درمیان بھی تھے، لہٰذا اختلافات ہونا ایک بشری تقاضا ہے۔ لیکن اسلام کے لیئے اور عوام کی روحانی اور شرعی تربیت میں ان صوفی بزرگ شخصیات کا بہت بڑا عمل دخل ہے۔

غیب کا علم تو میرے پاس نہیں ہے، لیکن میرے علم عقل اور گمان کے مطابق کچھ شخصیات کو میں عظیم صوفی بزرگ مانتا ہوں، مثال کے طور پر:::

- **حضرت سید علی ہجویری** رحمت اللہ علیہ (عرف عام حضرت داتا گنج بخش رحمت اللہ علیہ) لاہور میں

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

- **حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی** رحمت اللہ علیہ، بغداد میں
- **حضرت مولانا روم** رحمت اللہ علیہ، ترکی میں
- **حضرت خواجہ معین الدین چشتی** رحمت اللہ علیہ بھارت میں۔۔۔وغیرہ وغیرہ

ان شخصیات اور دیگر ان جیسی کئی صوفی بزرگ شخصیات نے اسلام کی تبلیغ میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ یہ لوگ اپنے کردار، اعلیٰ اخلاق، تہذیب، ایمانداری اور رواداری سے لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کرتے تھے۔ بہت سے تو غیر مسلم، ان شخصیات کی اعلیٰ ظرفی سے متاثر ہو کر ہی اسلام قبول کر لیتے تھے۔ **آج کے دور میں کئی لوگ ان شخصیات سے متعلق کئی صحیح اور کئی غلط باتیں منسوب کر دیتے ہیں۔** لہذا جو بات بھی آپ کے علم میں ان شخصیات سے متعلق ایسی آئے جو قرآن و حدیث سے درست ثابت نہیں ہو، یا قرآن و حدیث سے ٹکرائے، تو اس بات پر عمل مت کریں۔ **کیونکہ ہدایت کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف قرآن و حدیث ہی ہے۔** لیکن ان شخصیات کی دینی خدمات کو یکسر پس پشت ڈالنا یا ان کی شان میں گستاخی کرنا بھی انتہائی غلط ہے۔

ان شخصیات نے کئی کئی ممالک میں اسلام کی وہ خدمت کی ہے، کہ ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے، یہی وجہ ہے، کہ خواہ، پاکستان ہو، یا ترکی، بھارت ہو یا عراق، یمن ہو یا مصر، غرض تقریبا تمام دنیا میں ہی ان عظیم شخصیات کے مزارات پر آج بھی لوگ فاتحہ خوانی اور عقیدت کی خاطر جاتے ہیں۔ آج بھی ان کی قبروں کے پاس لوگ دن رات قرآن خوانی کرتے رہتے ہیں، درود پاک پڑھتے رہتے ہیں، جس جگہ اتنا قرآن پاک اور درود پاک پڑھا جاتا ہو، اس جگہ امید ہے کہ، اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول بھی بہت زیادہ ہوتا ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ فوت شدہ اولیاء اللہ خوب مستفید بھی ہوتے ہوں گے۔ ایسے لگتا ہے کہ، اللہ تعالیٰ نے ان شخصیات کو دنیا میں اتنا مشہور خود ہی کر دیا ہے، زیادہ سے زیادہ لوگوں ان کے مزارات پر جا کر قرآن پاک پڑھیں، درود پاک پڑھیں، تا کہ اس سے ان فوت شدہ بزرگ اور پڑھنے والے دنوں کو ہی اللہ تعالیٰ خوب اجر عظیم عطا فرمائیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 13: اگر، فوج، عدلیہ اور دیگر ریاستی ادارے اپنا کام درست نہ کریں تو پھر بھی عوام قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتی ہے۔ قرآن پاک و صحیح حدیث پاک کی روشنی میں سمجھیں۔ مزید واقعہ کربلا سے بھی یہی ثبوت ملتا ہے۔ اس پوسٹ کو مکمل اور غور سے پڑھیں۔

جب تک کوئی حکمران اعلانیہ کفر نہ کر دے تب تک اس کی اطاعت مسلمانوں پر واجب ہے۔ کیونکہ دوسری صورت میں فتنہ پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ اگر کوئی حکمران وقت، ظالم ہو، یا شریعت کے مطابق حکمرانی نہ بھی کرتا ہو، یا فاسق اور گنہگار ہو، تب بھی اس کی اطاعت عوام پر واجب ہے۔ کیونکہ دوسری دوسری صورت میں معاشرے میں انتشار پھیلے گا، اور فتنہ پھیل جائے گا۔ اور فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔

فرمان الٰہی: مومنو! خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی۔ سورت النساء، آیت نمبر 59 (جز)

حدیث پاک: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، (اپنے حاکم کی) سنو اور اطاعت کرو، خواہ ایک ایسا حبشی (غلام تم پر) کیوں نہ حاکم بنا دیا جائے جس کا سر سوکھے ہوئے انگور کے برابر ہو۔ صحیح بخاری—693

حدیث پاک: نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ، امیر کی اطاعت کرنا، چاہے وہ کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، اس لیے کہ مومن نکیل لگے ہوئے اونٹ کی طرح ہے، جدھر اسے لے جایا جائے ادھر ہی چل پڑتا ہے۔ ابن ماجہ-43

یاد رہے، کہ حضرت امام حسینؓ نے بے شک خود یزید بدبخت کی بیعت نہیں کی تھی، مگر عوام کو خود کبھی بھی یزید کی حکومت کے خلاف بغاوت کا حکم نہیں دیا تھا۔ حضرت امام حسینؓ جنگ کی نیت سے کربلا نہیں گئے تھے۔ بلکہ آپؓ کے ساتھ تو خواتین اور بچے بھی تھے۔ مگر جب یزیدی فوج نے جنگ شروع کر دی، اور پھر آپؓ اور آپ کے ساتھیوں نے انتہائی بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔ فلسفہ شہادت حضرت امام حسینؓ کو ہم سے زیادہ، حضرت امام زین العابدینؓ سمجھتے تھے۔ واقعہ کربلا کے بعد حضرت امام زین العابدینؓ نے، یزید کے

خلاف عوام کو اکسایا نہیں تھا۔ بلکہ حکمت کو پیش نظر رکھتے ہوئے خاموشی سے مدینہ منورہ میں اپنی زندگی گزاری۔ اس کا یہ مطلب نہیں تھا، کہ معاذاللہ، حضرت امام زین العابدینؒ کو اپنے والد محترم کی شہادت کا غم نہیں تھا، یا وہ یزید بدبخت کو درست سمجھتے تھے، بلکہ عوام کو فتنہ اور شر سے محفوظ رکھنے کے لیے آپؒ نے خاموشی کا راستہ اختیار کیا۔

کیا آج کے حکمران معاذاللہ، یزید بدبخت سے بھی بدتر ہیں؟ عوام کو حکمرانوں کے خلاف اکسا کر ملک میں مزید فتنہ اور انتشار نہیں پھیلانا چاہیئے۔ احتجاج ضرور کریں، مگر حکمت کے ساتھ، مگر عوام کو حکومت کے خلاف بغاوت پر اکسانا، بہت بڑا ظلم ہے۔

حدیث پاک: بنو امیہ کے دور حکومت میں، حجاج بن یوسف نے مشہور صحابیِ رسول، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، کو شہید کر کے آپ کا جسم مبارک تک لٹکا دیا گیا۔ صحیح مسلم (ج:)–6496

حجاج بن یوسف کے اس ظلم عظیم کے باوجود بھی مشہور صحابیِ رسول حضرت عبداللہ بن عمرؓ، نے حجاج بن یوسف کے خلاف بغاوت کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ صحابہ کرام، تو حجاج بن یوسف کے پیچھے نماز تک پڑھ لیتے تھے۔ اس کا مطلب یہ نہیں تھا، کہ حجاج درست انسان ہے، مگر امت کو مزید فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لیئے اسے برداشت کیا گیا۔ اگر عوام کے مطابق قاضی وقت (جج) غلط فیصلہ سنا بھی دے، اور عوام کو اختلاف ہو، تب بھی حکم قاضی کا ہی چلے گا۔ کیونکہ دوسری صورت میں فتنہ بڑھے گا۔ اگر قاضی بددیانت ہے، یا حکومت وقت، بھی غلط ہے۔ تو پھر بھی، فکر مت کریں ہمارا، رب تو سچا اور انصاف والا ہے، وہ خود ہی، قاضی اور حکومت سے حساب لے لے گا۔ **جذبات کو شریعت کے تابع کرنا ضروری ہے۔ قوم سے درخواست ہے کہ، چند لوگوں، کی باتوں میں آ کر اپنے ملک کو تباہ مت کریں۔** حکمرانوں، فوج، عدلیہ اور دیگر ریاستی اداروں سے اختلاف اپنی جگہ، مگر امت میں فتنہ، کو پھیلانے سے روکنا بھی بہت ضروری ہوتا ہے۔ اسی لیئے تو میں کہتا ہوں، کہ کسی کی اندھی تقلید میں مبتلا مت ہوں ۔قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک، سے رہنمائی لیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 14: دجال کا فتنہ،اور، یاجوج ماجوج کا فتنہ، کس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ختم ہوگا ؟

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر کیا۔آپ نے اس (کے ذکر کے دوران) میں کبھی آواز دھیمی کی کبھی اونچی کی۔ یہاں تک کہ ہمیں ایسے لگا جیسے وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔جب شام کو ہم آپ کے پاس (دوبارہ) آئے توآپ نے ہم میں اس (شدید تاثر) کو بھانپ لیا۔آپ نے ہم سے پوچھا تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ کے رسول! صبح کے وقت آپ نے دجال کا ذکر فرمایا توآپ کی آواز میں (ایسا) اتار چڑھاؤ تھا کہ ہم نے سمجھا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تم لوگوں (حاضرین) پر دجال کے علاوہ دیگر (جہنم کی طرف بلانے والوں) کا زیادہ خوف ہے اگر وہ نکلتا ہے اور میں تمھارے درمیان موجود ہوں تو تمھاری طرف سے اس کے خلاف (اس کی تکذیب کے لیے) دلائل دینے والا میں ہوں گا اور اگر وہ نکلا اور میں موجود نہ ہوا تو ہر آدمی اپنی طرف سے حجت قائم کرنے والا خود ہو گا اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ (خود نگہبان) ہو گا۔وہ گچھے دار بالوں والا ایک جوان شخص ہے اس کی ایک آنکھ بے نور ہے۔ میں ایک طرح سے اس کو عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں تم میں سے جو اسے پائے تو اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے وہ عراق اور شام کے درمیان ایک رستے سے نکل کر آئے گا۔وہ دائیں طرف بھی تباہی مچانے والا ہو گا اور بائیں طرف بھی۔اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا۔ہم نے عرض۔اللہ کے رسول! زمین میں اس کی سرعت رفتار کیا ہو گی؟ آپ نے فرمایا: بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہو۔وہ ایک قوم کے پاس آئے گا انھیں دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی باتیں مانیں گے۔تو وہ آسمان (کے بادل) کو حکم دے گا۔ وہ بارش برسائے گا اور وہ زمین کو حکم دے گا تو وہ فصلیں اگا ئیگی۔شام کے اوقات میں ان کے جانور (چراگاہوں سے) واپس آئیں گے تو ان کے کوہان سب سے زیادہ اونچے اور تھن انتہائی زیادہ بھرے ہوئے اور کوکھیں پھیلی ہوئی ہوں گی۔پھر ایک (اور) قوم کے پاس آئے گا اور انھیں (بھی) دعوت دے گا۔وہ اس کی بات ٹھکرا دیں گے۔ وہ انھیں چھوڑ کر چلا جائے گا تو وہ قحط کا شکار ہو جائیں گے۔ان کے مال مویشی میں سے کوئی چیز ان کے ہاتھ میں نہیں

ہو گی۔وہ(دجال) بنجر زمین میں سے گزرے گا تو اس سے کہیگا اپنے خزانے نکال تو اس (بنجر زمین) کے خزانے اس طرح (نکل کر) اس کے پیچھے لگ جائیں گے۔ جس طرح شہد کی مکھیوں کی رانیاں ہیں پھر وہ ایک بھرپور جوان کو بلائے گا اور اسے تلوار مار کر (یکبارگی) دو حصوں میں تقسیم کردے گا جیسے نشانہ بنایا جانے والا ہدف (یکدم ٹکڑے ہو گیا) ہو۔ پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر) دیکھتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا۔

وہ(دجال) اسی عالم میں ہو گا جب اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم علیہما السلام کو معبوث فرمادے گا۔ وہ دمشق کے حصے میں ایک سفید مینار کے قریب دو کیسری کپڑوں میں دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے گریں گے۔ اور سر اٹھائیں گے تو اس سے چمکتے موتیوں کی طرح پانی کی بوندیں گریں گی۔ **کسی کافر کے لیے جو آپ کی سانس کی خوشبو پائے گا مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہو گا۔ اس کی سانس (کی خوشبو) وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔ آپ علیہ السلام اسے ڈھونڈیں گے تو اسے لد (Lyudia) کیدروازے پر پائیں گے اور اسے قتل کردیں گے۔**

پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے جنھیں اللہ نے اس (دجال کی دام میں آنے) سے محفوظ رکھا ہو گا تو وہ اپنے ہاتھ ان کے چہروں پر پھیریں گے۔ اور انھیں جنت میں ان کے درجات کی خبر دیں گے۔ وہ اسی عالم میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائیگا میں نے اپنے (پیدا کیے ہوئے) بندوں کو باہر نکال دیا ہے ان سے جنگ کرنے کی طاقت کسی میں نہیں۔ آپ میری بندگی کرنے والوں کو اکٹھا کر کے طور کی طرف لے جائیں **اور اللہ یاجوج ماجوج کو بھیج دے گا،** وہ ہر اونچی جگہ سے امڈتے ہوئے آئیں گے۔ ان کے پہلے لوگ (میٹھے پانی کی بہت بڑی جھیل) بحیرہ طبریہ سے گزریں گے اور اس میں جو (پانی) ہو گا اسے پی جائیں گے پھر آخری لوگ گزریں گے تو کہیں گے۔ کبھی اس (بحیرہ) میں (بھی) پانی ہو گا۔ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہو کر رہ جائیں گے۔ حتیٰ کہ ان میں سے کسی ایک کے لیے بیل کا سر اس سے بہتر (قیمتی) ہو گا جتنی آج تمھارے لیے سو دینار ہیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اللہ کے نبی حضرت عیسٰی علیہ السلام اوران کے ساتھی گڑگڑا کر دعائیں کریں گے تو اللہ تعالٰی ان (یاجوج ماجوج) پر ان کی گردنوں میں کیڑوں کا عذاب نازل کر دے گا تو وہ ایک انسان کے مرنے کی طرح (یکبارگی) اس کا شکار ہو جائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوران کے ساتھی اتر کر (میدانی) زمین پر آئیں گے تو انھیں زمین میں بالشت بھر بھی جگہ نہیں ملے گی۔ جو ان کی گندگی اور بدبو سے بھری ہوئی نہ ہو۔ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوران کے ساتھی اللہ کے سامنے گڑگڑائیں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کے جیسی لمبی گردنوں کی طرح (کی گردنوں والے) پرندے بھیجے گا جو انھیں اٹھائیں گے اور جہاں اللہ چاہے گا جا پھینکیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش بھیجے گا جس سے کوئی گھر اینٹوں کا ہو یا اون کا (خیمہ) اوٹ مہیا نہیں کر سکے گا۔ وہ زمین کو دھو کر شیشی کی طرح (صاف) کر چھوڑیگی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا۔ اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکت لوٹا لاؤ تو اس وقت ایک انار کو پوری جماعت کھائیگی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں (اتنی) برکت ڈالی جائے گی کہ اونٹنی کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کی ایک بڑی جماعت کو کافی ہو گا اور گائے کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کے قبیلے کو کافی ہو گا اور بکری کا ایک دفعہ کا دودھ قبیلے کی ایک شاخ کو کافی ہو گا۔ وہ اسی عالم میں رہ رہے ہوں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایک عمدہ ہوا بھیجے گا وہ لوگوں کو ان کی بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی۔ اور ہر مومن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے وہ وہ گدھوں کی طرح (بر سر عام) آپس میں اختلاط کریں گی تو انھی پر قیامت قائم ہو گی۔ صحیح مسلم-7373

حدیث پاک: قیامت قائم نہیں ہو گی، یہاں تک کہ رومی (عیسائی) اعماق (شام میں حلب اور انطاکیہ کے درمیان ایک پر فضا علاقہ جو دابق شہر سے متصل واقع ہے) یا دابق میں اتریں گے۔ ان کے ساتھ مقابلے کے لیے (دمشق) شہر سے (یا مدینہ سے) اس وقت روئے زمین کے بہترین لوگوں کا ایک لشکر روانہ ہو گا جب وہ (دشمن کے سامنے) صف آرا ہوں گے تو رومی (عیسائی) کہیں گے تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنھوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایا ہوا ہے ہم ان سے لڑیں گے تو مسلمان کہیں گے۔ اللہ کی قسم! نہیں ہم تمھارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے۔ چنانچہ وہ ان (عیسائیوں) سے جنگ کریں گے۔ ان

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

(مسلمانوں) میں سے ایک تہائی شکست تسلیم کر لیں گے اللہ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں فرمائے گا اور ایک تہائی قتل کر دیے جائیں گے۔ وہ اللہ کے نزدیک افضل ترین شہداء ہوں گے اور ایک تہائی فتح حاصل کریں گے۔ وہ کبھی فتنے میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ (ہمیشہ ثابت قدم رہیں گے) اور قسطنطنیہ کو (دوبارہ) فتح کریں گے۔ (پھر) جب وہ غنیمتیں تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنے ہتھیار انھوں نے زیتون کے درختوں سے لٹکائے ہوئے ہوں گے تو شیطان ان کے درمیان چیخ کر اعلان کرے گا۔ مسیح (دجال) تمھارے پیچھے تمھارے گھر والوں تک پہنچ چکا ہے وہ نکل پڑیں گے مگر یہ جھوٹ ہو گا۔ جب وہ شام (دمشق) پہنچیں گے۔ تو وہ نمودار ہو جائے گا۔ اس دوران میں جب وہ جنگ کے لیے تیاری کر رہے ہوں گے۔ صفیں سیدھی کر رہے ہوں گے تو نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی اس وقت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے تو ان کا رخ کریں گے پھر جب اللہ کا دشمن (دجال) ان کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے اگر وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اسے چھوڑ بھی دیں تو وہ پگھل کر ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے ان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور لوگوں کو ان کے ہتھیار پر اس کا خون دکھائیگا۔ صحیح مسلم-7278

سوال 15: کیا آپ جانتے ہیں کہ، دجال سمندر میں ایک جزیرے پر قید ہے، مگر اس قید میں بھی ایک صحابی رسول نے دجال سے ملاقات کی ہے۔ اور اس ملاقات میں دجال نے کیا کہا تھا۔

حدیث پاک: ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہ پر رہے۔ پھر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں اکٹھا کیا ہے؟ صحابہ بولے کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں نے تمہیں رغبت دلانے یا ڈرانے کے لئے جمع نہیں کیا، بلکہ اس لئے جمع کیا کہ تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک نصرانی تھا، وہ آیا اور اس نے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو اس حدیث کے موافق ہے جو میں تم سے دجال کے بارے میں بیان کیا کرتا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ وہ یعنی تمیم سمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

ساتھ سوار ہوا جو لخم اور جذام کی قوم میں سے تھے، پس ان سے ایک مہینہ بھر سمندر کی لہریں کھیلتی رہیں۔ پھر وہ لوگ سمندر میں ڈوبتے سورج کی طرف ایک جزیرے کے کنارے جا لگے۔ پس وہ جہاز سے پلوار (یعنی چھوٹی کشتی) میں بیٹھے اور جزیرے میں داخل ہو گئے وہاں ان کو ایک جانور ملا جو کہ بھاری دم، بہت بالوں والا کہ اس کا اگلا پچھلا حصہ بالوں کے ہجوم سے معلوم نہ ہوتا تھا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ اے کمبخت تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ میں جاسوس ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ جاسوس کیا؟ اس نے کہا کہ اس مرد کے پاس چلو جو دیر میں ہے، کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ تمیمؓ نے کہا کہ جب اس نے مرد کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں شیطان نہ ہو۔ تمیمؓ نے کہا کہ پھر ہم دوڑتے ہوئے (یعنی جلدی) دیر میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہاں ایک بڑے قد کا آدمی ہے کہ ہم نے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔ اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے اور دونوں رانوں سے ٹخنوں تک لوہے سے جکڑا ہوا تھا۔ ہم نے کہا کہ اے کمبخت! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا تم میری خبر پر قابو پا گئے ہو (یعنی میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جائے گا)، تم اپنا حال بتاؤ کہ تم کون ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہیں، سمندر میں جہاز میں سوار ہوئے تھے، لیکن جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش میں پایا پھر ایک مہینے کی مدت تک لہر ہم سے کھیلتی رہی، پھر ہم اس جزیرے میں آ لگے تو چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے، پس ہمیں ایک بھاری دم کا اور بہت بالوں والا جانور ملا، ہم اس کے بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کا اگلا پچھلا حصہ نہ پہچانتے تھے۔ ہم نے اس سے کہا کہ اے کمبخت! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ میں جاسوس ہوں۔ ہم نے کہا کہ جاسوس کیا؟ اس نے کہا کہ اس مرد کے پاس چلو جو دیر میں ہے اور وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ پس ہم تیری طرف دوڑتے ہوئے آئے اور ہم اس سے ڈرے کہ کہیں بھوت پریت نہ ہو۔ پھر اس مرد نے کہا کہ مجھے بیسان کے نخلستان کی خبر دو۔ ہم نے کہا کہ تو اس کا کون سا حال پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے نخلستان کے بارے میں پوچھتا ہوں کہ پھلتا ہے؟ ہم نے اس سے کہا کہ ہاں پھلتا ہے۔ اس نے کہا کہ خبردار رہو عنقریب وہ نہ پھلے گا۔ اس نے کہا کہ مجھے طبرستان کے دریا کے بارے میں بتلاؤ۔ ہم نے کہا کہ تو اس دریا کا کون سا حال پوچھتا ہے؟ وہ بولا کہ اس میں پانی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا کہ

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

البتہ اس کا پانی عنقریب ختم ہو جائے گا۔ پھر اس نے کہا کہ مجھے زغر کے چشمے کے بارے میں خبر دو۔ لوگوں نے کہا کہ اس کا کیا حال پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ اس چشمہ میں پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا کہ ہاں! اس میں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں۔ اس نے کہا کہ مجھے امیّین کے پیغمبر کے بارے میں خبر دو کہ وہ کیا رہے؟ لوگوں نے کہا کہ وہ مکہ سے نکلے ہیں اور مدینہ میں گئے ہیں۔ اس نے کہا کہ کیا عرب کے لوگ ان سے لڑے؟ ہم نے کہا کہ ہاں۔ اس نے کہا کہ انہوں نے عربوں کے ساتھ کیا کیا؟ ہم نے کہا کہ وہ اپنے گرد و پیش کے عربوں پر غالب ہوئے اور انہوں نے ان کی اطاعت کی۔ اس نے کہا کہ یہ بات ہو چکی؟ ہم نے کہا کہ ہاں۔ اس نے کہا کہ خبردار رہو یہ بات ان کے حق میں بہتر ہے کہ پیغمبر کے تابعدار ہوں۔ اور البتہ میں تم سے اپنا حال کہتا ہوں کہ میں مسیح (دجال) ہوں۔ اور البتہ وہ زمانہ قریب ہے کہ جب مجھے نکلنے کی اجازت ہو گی۔ پس میں نکلوں گا اور سیر کروں گا اور کسی بستی کو نہ چھوڑوں گا جہاں چالیس رات کے اندر نہ جاؤں، سوائے مکہ اور طیبہ کے، کہ وہاں جانا مجھ پر حرام ہے یعنی منع ہے۔ جب میں ان دونوں بستیوں میں سے کسی کے اندر جانا چاہوں گا تو میرے آگے ایک فرشتہ بڑھ آئے گا اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہو گی، وہ مجھے وہاں جانے سے روک دے گا اور البتہ اس کے ہر ایک ناکہ پر فرشتے ہوں گے جو اس کی چوکیداری کریں گے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر نبی کریم ﷺ نے اپنی چھڑی منبر پر مار کر فرمایا کہ طیبہ یہی ہے، طیبہ یہی ہے، طیبہ یہی ہے۔ یعنی طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ خبردار رہو! بھلا میں تم کو اس حال کی خبر دے نہیں چکا ہوں؟ تو اصحاب نے کہا کہ ہاں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تمیم رضی اللہ عنہ کی بات اچھی لگی جو اس چیز کے موافق ہوئی جو میں نے تم لوگوں سے دجال اور مدینہ اور مکہ کے حال سے فرما دیا تھا۔ خبردار ہو کہ وہ شام یا یمن کے سمندر میں ہے؟ نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے (مشرق کی طرف بحر ہند ہے شاید دجال بحر ہند کے کسی جزیرہ میں ہو) اور آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔ سیدہ فاطمہ بنت قیسؓ نے کہا کہ یہ حدیث میں نے رسول اللہ ﷺ سے یاد رکھی ہے۔ صحیح مسلم (ج:)-7386

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 16: کیاآپ جاننا چاہتے ہیں، حضرت امام مہدی علیہ السلام، کی آمد کا ثبوت، ان کی پہچان، اور ابدال کی ان کے ہاتھ پر بیعت، اور ابدال آخر ہیں کون؟؟

حدیث پاک: اگر دنیا کا ایک دن بھی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا، یہاں تک کہ اس میں ایک شخص کو مجھ سے یا میرے اہل بیت میں سے اس طرح کا برپا کرے گا کہ اس کا نام میرے نام پر، اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا، وہ عدل و انصاف سے زمین کو بھر دے گا، جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر دی گئی ہے۔ سفیان کی روایت میں ہے: دنیا نہیں جائے گی یا ختم نہیں ہوگی حالانکہ عربوں کا مالک ایک ایسا شخص ہو جائے جو میرے اہل بیت میں سے ہوگا اس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ ابوداؤد-4282

حدیث پاک: ایک خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف ہوگا تو اہل مدینہ میں سے ایک شخص مکہ کی طرف بھاگتے ہوئے نکلے گا، اہل مکہ میں سے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس کو امامت کے لیے پیش کریں گے، اسے یہ پسند نہ ہوگا، پھر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان لوگ اس سے بیعت کریں گے، اور شام کی جانب سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجا جائے گا تو مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء میں وہ سب کے سب دھنسا دیئے جائیں گے، جب لوگ اس صورت حال کو دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں اس کے پاس آئیں گی، حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے بیعت کریں گی، اس کے بعد ایک شخص قریش میں سے اٹھے گا جس کا ننہال بنی کلب میں ہوگا جو ایک لشکر ان کی طرف بھیجے گا، وہ اس پر غالب آئیں گے، یہی کلب کا لشکر ہوگا، اور نامراد رہے گا وہ شخص جو کلب کے مال غنیمت میں حاضر نہ رہے، وہ مال غنیمت تقسیم کرے گا اور لوگوں میں ان کے نبی کی سنت کو جاری کرے گا، اور اسلام اپنی گردن زمین میں ڈال دے گا، وہ سات سال تک حکمرانی کرے گا، پھر وفات پا جائے گا، اور مسلمان اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ ابوداؤد کہتے ہیں: بعض نے ہشام سے نو سال کی روایت کی ہے اور بعض نے سات کی۔ ابوداؤد-4286

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

حدیث پاک: کہ (آخری زمانے میں) میری امت میں سے کچھ لوگ بیت اللہ کی پناہ لینے والے قریش کے ایک آدمی کے خلاف (کاروائی کرنے کے لیے) بیت اللہ کا رخ کریں گے یہاں تک کہ جب وہ چٹیل میدان حصے میں ہوں گے تو انھیں (زمین میں) دھنسا دیا جائے گا۔ صحیح مسلم-7240،7244

حدیث پاک: حضرت علیؓ، کے پاس اہل شام کا ذکر کیا گیا اور عرض کیا گیا، امیر المومنین! ان پر لعنت بھیجیں، انہوں نے فرمایا: نہیں، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ابدال شام میں ہوں گے، اور وہ چالیس افراد ہیں جب ایک آدمی فوت ہو جائے گا تو اللہ اس کی جگہ دوسرے آدمی کو لے آئے گا، ان کی وجہ سے بارش برستی ہے، ان کے ذریعے دشمنوں سے بدلہ لیا جاتا ہے اور ان کی وجہ سے شام سے عذاب دور کر دیا جاتا ہے۔ مشکات المصابیح-6277

سوال 17: کیا آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، کی دنیا میں دوبارہ آمد کا ثبوت جانتے ہیں؟

حدیث پاک: ''تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب عیسیٰ ابن مریم تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہو گے) اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔'' صحیح بخاری-3449

حدیث پاک: حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت کا ایک گروہ مسلسل حق پر (قائم رہتے ہوئے) لڑتا رہے گا، وہ قیامت کے دن تک (جس بھی معرکے میں ہوں گے) غالب رہیں گے، کہا: پھر عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اتریں گے تو اس طائفہ (گروہ) کا امیر کہے گا: آئیں ہمیں نماز پڑھائیں، اس پر عیسیٰ علیہ السلام، جواب دیں گے: نہیں، اللہ کی طرف سے اس امت کو بخشی گئی عزت و شرف کی بنا پر تم ہی ایک دوسرے پر امیر ہو۔ صحیح مسلم-395

سوال 18: کن تین چیزوں کے ظاہر ہو جانے کے بعد، کسی کا ایمان قبول کر لینا قبول نہیں کیا جائے گا، یعنی ان نشانیوں کے ظاہر ہونے سے پہلے، ہی ایمان قبول کرنے کا فائدہ ہے، بعد میں ایمان قبول کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے؟

حدیث پاک: ”تین چیزیں ہیں جب ان کا ظہور ہو جائے گا، تو اس وقت کسی شخص کو، جو اس سے پہلے ایمان نہیں لا یا تھا، یا اپنے ایمان کے دوران میں کوئی نیکی نہ کی تھی، اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال، اور، دابۃالارض (زمین سے ایک عجیب الخلقت جانور کا نکلنا۔)   صحیح مسلم-398

سوال 19: آخر اسلام میں پیری مریدی، اور بیعت کی شرعی حیثیت کیا ہے۔؟ وہ کون سی بیعت یا اطاعت ہے، جو مسلمانوں پر لازم ہے ؟

عام پیری مریدی کی شرعی حیثیت۔

مسلمانوں کے اصل میں پیر صاحب تو نبی کریم ﷺ، خود ہیں۔ مگر جو پیری مریدی آج کل ہمارے معاشرے میں رائج ہے، وہ نہ تو فرض ہے اور نہ ہی واجب ہے۔ اگر یہ، اسلام میں فرض، واجب، یا، لازم ہوتی، تو، حضرت امام ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ، حضرت امام شافعی رحمت اللہ علیہ کے بھی کوئی پیر صاحب ضرور ہوتے۔ یہ زیادہ سے زیادہ، مستحب عمل ہے، اگر کسی کو صحیح پیر صاحب مل گئے، تو انشااللہ، اسے بہت فائدہ ہو گا۔ مگر، اگر، کسی نے کسی پیر صاحب کی، بیعت نہیں کی ہے، تو وہ گنہگار نہیں ہوتا۔ بلکہ امام بخاری رحمت اللہ علیہ، جن کی ہم بخاری شریف پڑھتے ہیں، ان کے بھی کوئی پیر صاحب نہیں ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمت اللہ علیہ، کے بھی کوئی پیر صاحب نہیں ہیں۔ **یاد رکھیں**، اندھی تقلید کسی بھی عالم دین کی مت کریں۔ اصل ماخذ ہدایت، قرآن و حدیث ہیں۔ کسی بھی عالم دین سے غلطی ہو سکتی ہے۔ لہذا جن کے پیر صاحبان ہیں، وہ ان سے ضرور مستفید ہوں، مگر دوسروں کو، اپنے پیر صاحب، یا کسی اور پیر صاحب کا مرید کرنے بہت زیادہ کوشش مت کریں۔

اصل میں اطاعت یا بیعت، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ، کے بعد حکمران وقت کی ہے۔ وہ بیعت یا اطاعت، جو عوام کے لیے لازم ہے، وہ کسی پیر صاحب کی اطاعت یا بیعت نہیں ہے۔ بلکہ حکمران وقت کی ہے۔ کیونکہ، اگر لوگ حکمران وقت کی بیعت یا اطاعت نہیں کریں گے، تو ملک میں فتنہ پھیل سکتا ہے، اور ملک کا نظام درہم برہم ہو سکتا ہے۔ غیر مشروط بیعت، صرف نبی کریم ﷺ کی ہی ہے۔ حکمران وقت بھی اگر کوئی خلاف شریعت حکم دے تو اس حکم کی اطاعت بھی لازم نہیں۔

فرمان الٰہی: اَے اِیمان والو! اَللہ کی اطاعت کرو اور اُس کے رَسُول ﷺ کی بھی اطاعت کرو اور تُم میں سے جو لوگ صاحبِ اِختیار ہوں، اُن کی بھی۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو اگر واقعی تم اللہ اور یومِ آخرت پر اِیمان رکھتے ہو تو اُسے اَللہ اور رَسُول کے حوالے کر دو۔ یہی طریقہ بہترین ہے اور اُس کا انجام بھی سب سے بہتر ہے۔ سورت النساء۔آیت نمبر-59

حدیث پاک 1: آپ ﷺ نے فرمایا، (اپنے حاکم کی) سنو اور اطاعت کرو، خواہ ایک ایسا حبشی (غلام تم پر) کیوں نہ حاکم بنا دیا جائے جس کا سر سوکھے ہوئے انگور کے برابر ہو۔ صحیح بخاری-693

حدیث پاک 2: نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ امیر کی اطاعت کرنا، چاہے وہ کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، اس لیے کہ مومن نکیل لگے ہوئے اونٹ کی طرح ہے، جدھر اسے لے جایا جائے ادھر ہی چل پڑتا ہے۔ ابن ماجہ-43

نوٹ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور خلفائے راشدین کے ہاتھوں پر جو عوام نے بیعت کی تھی، وہ حکمران وقت والی بیعت تھی۔ صحابہ کرام کے زمانے میں، مختلف صحابہ کرام نے اپنے اپنے، پیر خانے شروع نہیں کیئے ہوئے تھے۔ جس طرح آج ہر محلے میں آپ کو کوئی نہ کوئی پیر صاحب مل جاتے ہیں۔

سوال 20: آخر ہم صوفی کون ہیں۔آج ہمیں پہچان لیں۔۔۔۔ہمارا تعارف جان لیں۔

ہم اپنے رب کے وہ بندے ہیں کہ ہم کو فخر ہے، کہ الحمدُللہ سب سے پہلے ہم محمدی ہیں، پھر ہم صدیقی ہیں، پھر ہم فاروقی ہیں، پھر ہم عثمانی ہیں، پھر ہم علوی ہیں، پھر ہم حسنی ہیں، پھر ہم حسینی ہیں، ہم لوگ حنفیوں میں بھی موجود ہیں، ہم مالکیوں میں بھی موجود ہیں، ہمیں لوگ شافعیوں اور حنبلیوں میں بھی پائیں گے۔ہم ہجویری بھی ہیں، ہم قادری بھی ہیں، ہم چشتی بھی ہیں، ہم رومی بھی ہیں، ہم کاکی بھی ہیں، ہم فریدی بھی ہیں، ہم صابری بھی ہیں، ہماری پہچان کیا پوچھتے ہو ہم تو رب تعالیٰ کے حبیب پاک ﷺ کے پیارے غلاموں کے در پر پڑے ہوئے وہ حقیر لوگ ہیں، جو نبی پاک ﷺ کے پیاروں کے وسیلے کے ذریعے،"تلاش حق" کے متلاشی ہیں۔

جس طرح ہم مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستانی، پھر پنجابی، پھر لاہوری وغیرہ کہلاتے ہیں، اسی طرح یہ نسبتوں کا سفر ہے۔

اہم بات! بڑے سے بڑے پیر صاحب یا عالم دین، یا کوئی روحانی شخصیت ہو، وہ سب بھی انسان ہیں۔اور اُن سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔لہذا لازمی نہیں کہ علماء کرام کی ہر بات درست ہی ہو۔

اگر علماء کرام کی بھی کوئی بات قرآن وحدیث سے ٹکرائے تو اُس کو چھوڑ کر، قرآن وحدیث کو پکڑ لیں۔اندھی تقلید علماء اکرام، کی بھی مت کریں۔

یادرکھیں! کہ آپ کے پیر صاحب بھی انسان ہیں۔اور اُن سے غلطی بھی ہو سکتی ہے۔لہذا لازمی نہیں کہ ہمارے پیر صاحب کی ہر بات ٹھیک ہی ہو۔اس لیے اپنے پیر صاحب سے اختلاف کیا جا سکتا ہے۔امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو عظیم شاگردوں، جناب حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بہت ساری باتوں میں اپنے اُستاد محترم امام اعظم حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اختلاف فرمایا ہے، لیکن اس کے باوجود یہ دونوں عظیم شاگرد، حنفی کہلائیں گے۔

اگر حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اختلاف جائز ہو سکتا ہے۔تو پھر ہمارے پیر صاحب سے اختلاف کیوں جائز نہیں ہو سکتا۔اپنے پیر صاحب کا ادب ضرور کریں مگر۔"اگر" اُن سے کوئی غلطی ہو جائے تو ادب کے ساتھ اُن

کی رہنمائی فرمائیں۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں ۔ یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

سوال 21: رب تعالیٰ تک پہنچنے کا مختصر اور آسان طریقہ

اگر رب تعالیٰ تک پہنچنے کا شوق ہے، تو پھر ہمیں نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرام کے نقشِ قدم پر چلنا ہو گا۔ اور یاد رکھیں، کہ ان نقشِ قدم پر چلنے کے لئے ہمیں دو چیزوں کی ضرورت پڑے گی۔ اول قرآنِ پاک، دوسری حدیثِ پاک۔ کوشش کریں، کہ قرآنُ و حدیث، کو ترجمعہ کے ساتھ پڑھنا شروع کریں۔ اور کم از کم قرآن پاک کے ساتھ ساتھ، بخاری شریف اور مسلم شریف کو ترجمعہ کے ساتھ ضرور پڑھیں۔ اس کے علاوہ صحاح ستہ، کی صحیح حدیث پاک سے ضرور مستفید ہوں۔ اور کوشش کریں کہ ظعیف حدیثِ پاک اور کمزور راوایات کو بنیاد بنا کر عقیدے کی بنیاد مت رکھیں۔ اور علماء کرام اور بزرگوں کی جو باتیں قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہوں، اُن باتوں چھوڑ دیں۔ کیونکہ ہدایت کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف قرآن و حدیث ہی ہے۔ کسی بھی عالمِ دین، یا پیر صاحب کی اندھی تقلید مت کریں۔

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ، نے فرمایا ہے کہ، میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، اور ایک فرقہ کو چھوڑ کر باقی سبھی جہنم میں جائیں گے، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ کون سی جماعت ہو گی؟ آپ نے فرمایا: ”یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر ہوں گے“۔ ترمزی (جز)-2641

کیا ہم بھی ولی اللہ (اللہ کے دوست) بن سکتے ہیں؟ کوئی ولی اللہ (اللہ کے دوست) ہے یا نہیں یہ ہمارا مسئلہ بالکل نہیں ہے، بلکہ ہمیں تو خود کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اس منصب پر فائز ہو جائیں، اور اللہ

تعالیٰ ہمیں اپنے دوستوں کی فہرست میں شامل فرمالیں، اور انسان کی زندگی کا سب سے اہم مقصد بھی یہی ہونا چاہیے، کہ رب تعالیٰ اُسے اپنا دوست بنالیں۔ یہ خواہش کرنا کوئی گناہ نہیں ہے بلکہ اس خواہش کو تو ہماری زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہونا چاہیے۔

قرانُ حدیث سے کچھ واضح اشارے ملتے ہیں جن کی مدد سے ولی اللہ (اللہ کے دوست) بننے کا راستہ معلوم ہوتا ہے، مثلاً اللہ تعالیٰ کی محبت اور اُس کی عبادت کرنا، فرائض کی سختی کے ساتھ پابندی کرنا۔ نبی پاک ﷺ کی فرمودات پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کرنا اور نبیِ پاک ﷺ سے سچی محبت کرنا، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی مدد کرنا، محنت اور ایمان داری کے ساتھ زندگی گزارنا، رزقِ حلال کے لئے کوشش کرنا، برائیوں اور گناہ کے کاموں سے دور رہنے کی کوشش کرنا، اور سب کے حقوق اچھی طرح ادا کرنے کی کوشش کرنا وغیرہ وغیرہ، ایسے راستے پر چلنا تو شروع کریں، انشاءاللہ، رب تعالیٰ آپ کو بھی اپنے دوستوں میں شامل فرمالے گا۔

ہم سب کو ہی حق کی تلاش کرنی چاہئیے۔ مگر کس طرح؟

رب تک پہنچنے کا سب سے بہترین ذریعہ، اس کے حبیب پاک ﷺ کی محبت اور اطاعت ہے۔ محبت اور اطاعت صرف باتوں سے ہی ظاہر نہیں ہونی چاہئیے، بلکہ اس کا عملی ثبوت بھی نظر آنا چاہئیے۔ ہم دعویٰ تو کریں نبی پاک ﷺ کی اطاعت کا اور نماز میں سستی کریں، روزہ ہم نہ رکھیں، زکوۃ کو بوجھ سمجھیں، حج نہ کریں، جہاد سے ہم ڈریں، تو یہ کون سی اطاعت ہے؟ ہم نماز پڑھیں مگر فلمیں، ناچ گانا بھی دیکھیں اور سنیں بھی تو یہ کونسی اطاعت ہے۔؟ ایک طرف نمازی بھی کہلائیں، دوسری طرف نامحرم عورتوں کو بھی گھوریں اور بدنگاہی کے مرتکب بھی ہوں، یہ کونسی اطاعت ہے؟ ایک طرف قرآن پاک پڑھنے کا دعویٰ تو کریں مگر بداخلاق ہوں۔ یہ کون سی اطاعت ہے؟

ہر دعویٰ ثبوت مانگتا ہے۔ ہم کیا کر رہے ہیں۔ ذرا سوچئیے۔ کیا ہماری اطاعت اور محبت کے دعوے، صرف دعوے ہی ہیں؟ یا ان میں کچھ اخلاص بھی ہے؟ اب اگر اطاعت سے محبت کا سفر شروع کریں تو پتا چلتا ہے۔ کہ محبت اور عشق تو اطاعت سے بھی بڑھ کر مانگتا ہے۔ پہلے اطاعت کرنا تو سیکھ لیں، پھر محبت اور عشق کی باتیں کریں

، جو انسان نماز، روزہ، زکوۃ، حج اور جہاد پر ہی عمل نہ کر سکا اور ان پر دل سے ایمان نہ لا سکا، وہ محبت اور عشق کی دنیا میں کیا داخل ہو گا۔

حضرت سید علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: جو انسان بغیر علم کے عمل کرتا رہتا ہے اس کی مثال اس گدھے جیسی ہے جو سارا دن چکی کے گرد گول گول گھومتا رہتا ہے۔ مگر شام کو اُسی جگہ کھڑا پایا جاتا ہے جہاں سے صبح سفر شروع کیا تھا۔ اس سے اس کے علم کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ علم کی اہمیت: حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے بقول، عمل کے پیچھے، علم کا ہونا بہت ضروری ہے۔ **اور اسی طرح علم کے ساتھ اُس علم کے مطابق عمل کا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔**

سوال 22: پاکستان میں مایوسی پھیلانے والے لوگوں کے پاک فوج پر 2 اہم اعتراضات اور ان اعتراضات کا جواب۔

1: پاکستانی فوج اسرائیل کے خلاف جہاد کا اعلان کیوں نہیں کرتی؟

2: پاکستانی فوج نے بنگلہ دیشی مسلمانوں پر مظالم کیئے، جس کی وجہ سے بنگالی ہم سے دور ہو گئے، اور انہیں مجبوری میں الگ ملک بنانا پڑا۔

1: **پاک فوج جہاد کر تو رہی ہے، فتنہ الخوارج (طالبان درندوں) کے خلاف۔** جنہوں نے ہمارے بچوں کو پشاور میں شہید کیا، ہمارے سینکڑوں فوجی اور عام شہریوں کو شہید کیا۔ یہ کون سا آسان جہاد ہے؟۔ ہماری فوج BLA کے درندوں کے خلاف بھی جہاد کر رہی ہے، جو پاکستان میں دہشت گردی پھیلا رہے ہیں۔ ان مایوسی پھیلانے والے لوگوں کو یہ جہاد نظر نہیں آتے؟ کیا طالبان درندوں اور BLA کے درندوں سے ان مایوسی پھیلانے والوں کے بچے جہاد کر رہے ہیں۔؟ پاک فوج پر اسرائیل کے خلاف جہاد کا مطالبہ کرنے سے پہلے ان عرب ممالک سے مطالبہ کریں کہ اسرائیل پر حملہ کریں، جو فلسطین کے نزدیک بھی ہیں اور ان کے اپنے ممالک

میں نہ تو طالبان درندے ہیں اور نہ ہی BLA درندے، یعنی ان کے اپنے ممالک میں سکون ہے۔ ہماری فوج تو پہلے ہی خارجی فتنہ کے خلاف جہاد میں مصروف ہے۔ وہ ایک صوفی محمد نام کا ایک مولوی بھی تھا، جس نے مالاکنڈ سوات میں شریعت کے نام پر نظام بنایا ہوا تھا، وہ پاکستان سے مدرسوں کے بچوں کو لے کر امریکہ کے خلاف جہاد کے نام پر افغانستان لے کر گیا تھا۔ مگر جب امریکہ کے جہازوں نے بمباری کی تو وہ صوفی محمد تو واپس پاکستان بھاگ آیا، مگر ان بچوں کو شہید ہونے کے لیئے افغانستان ہی چھوڑ آیا۔ آخر اس صوفی محمد، اس کے خبیث داماد ملا فضل اللہ اور ان کے ساتھیوں کے چنگل سے پاک فوج نے ہی مالاکنڈ سوات کو نجات دی۔ لہذا ایسے مولویوں کی باتوں میں آ کر بے وقوف مت بنیں۔ فکر مت کریں ان شاءاللہ تعالیٰ، پاک فوج جانتی ہے کہ کب اور کس کے خلاف جہاد کرنا ہے۔ یہ آپ اور میں آرام سے جو گھر میں بیٹھے ہیں، اس کے پیچھے الحمدللہ رب العالمین یہ پاک فوج ہی ہے۔

2: ہماری پاک فوج تو 50 سال سے کہہ رہی تھی، کہ بنگلہ دیش میں ہم نے مظالم نہیں کیئے، یہ شیخ مجیب اور اس کی بیٹی حسینہ واجد جھوٹ بولتے ہیں۔ یہ بھارت اور شیخ مجیب کا پلان تھا۔ مگر یہ مایوسی پھیلانے والے پاکستانی تو اپنی حسینہ باجی اور شیخ مجیب چاچا پر یقین رکھتے تھے۔ اور انہی کا بیانیہ پاکستان میں بھی پھیلاتے تھے۔ اب جبکہ ان مایوسی پھیلانے والے پاکستانیوں کی بنگالی حسینہ واجد کو ہمارے بنگالی بہن بھائیوں نے خود ہی دھتکار دیا ہے اور ان کے شیخ مجیب چاچا کا بیانیہ رد کر دیا ہے، تو اب ان مایوسی پھیلانے پاکستانیوں کو شرم آنی چاہیئے۔ اب تو بنگلہ دیش کا تعلیمی نصاب تک تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اور الحمدللہ رب العالمین نئ بنگلہ دیشی حکومت پاکستان کے ساتھ تعلقات بڑھا رہی ہے۔ 50 سال سے زائد عرصہ کے بعد شیخ مجیب کا اصلی چہرہ آخر بے نقاب ہو ہی گیا اور ہماری پاک فوج آخر سرخرو ہوگئی۔ لہذا ہر وقت اپنی پاک فوج کے خلاف مت بولتے رہا کریں۔

پاک فوج میں بھی اسی طرح اچھے اور برے لوگ موجود ہیں، جس طرح عدلیہ، سرکاری افسران، پولیس، کسٹم، برنس مین، علماء میں اچھے اور برے ہر طرح کے لوگ موجود ہیں۔ لہذا تنقید ضرور کریں مگر دماغ کا استعمال بھی کرنا سیکھیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 23: پاکستان کے کئی علماء اسرائیل کے خلاف جہاد کے قائل ہیں، جبکہ دوسری جانب پاکستان اور دیگر مسلم ممالک کے بہت سے علماء اس وقت اس جہاد کے قائل نہیں۔ آخر حکومت پاکستان اور دیگر اسلامی حکومتیں کن علماء کا مشورہ تسلیم کریں؟

کیا آپ کو وہ مولوی یاد ہے، جو اپنی طرف سے سوات اور مالاکنڈ میں، شریعت نافذ کر رہا تھا۔ وہ مولوی صوفی محمد اپنے ساتھ ٹرکوں میں بچوں کو بھر بھر کر افغانستان، جہاد کے لیئے لے کر گیا تھا۔ کہ، ہم ملا عمر کے ساتھ مل کر افغانستان میں امریکی فوج کے خلاف جہاد کریں گے۔ ان بچوں کے پاس صرف ڈنڈے تھے۔ اور وہ بچے اور ان کے گھر والے صوفی محمد کی باتوں میں آ گئے۔ صوفی محمد تو بعد میں بھاگ کو واپس سوات آ گیا، مگر وہ بچے اپنے ڈنڈوں سمیت افغانستان میں ہی شہید ہو گئے۔ صوفی محمد بھی اپنی طرف سے جذبہ ایمانی سے ہی جہاد کے کیئے گیا تھا، مگر حکمت اور فراست سے فارغ تھا۔

جذباتی بھائیو، اللہ تعالیٰ، کی مہربانی سے جن سیاستدانوں، اداروں اور فوج نے پاکستان کو ایٹمی اور میزائل طاقت بنایا ہے، ان شاءاللہ تعالیٰ، وہ اس کو مناسب وقت پر استعمال کرنا بھی جانتے ہیں۔ معاملات کی نزاکت کو سمجھیں، حکمت اور تیاری کو بزدلی اور بے غیرتی نہیں سمجھنا چاہیئے۔ حکمت، فراست اور تدبر کا مطلب بزدلی نہیں ہوتا، مگر جذباتی بھائیوں کو سمجھانا خاصا مشکل ہے۔ نہ تو یہ جذباتی لوگ خود سائنس اور ٹیکنالوجی کا علم سیکھتے ہیں، اور نہ دوسروں کی یہ علوم سیکنے میں معاونت کرتے ہیں۔ یہ لوگ اسرائیل اور امریکہ کو گالیاں اور بد دعائیں، تو صبح شام ضرور دیں گے، مگر عملی طور پر، صرف، صوفی محمد کی طرح ڈنڈے لے کر ہی جہاد کرنے چلے جائیں گے، کیونکہ سائنس اور ٹیکنالوجی میں تو صفر ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے علماء کی ایک بہت بڑی تعداد اس وقت اسرائیل کے خلاف جہاد کی قائل نہیں۔ اگر پاکستانی حکومت اور فوج اعلان جہاد کرے تو پھر پاکستانی قوم کو اپنی حکومت اور فوج کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیئے۔ بہتر یہی ہے کہ امت مسلمہ کی حکومتیں خود ہی یہ معاملات دیکھیں۔ علماء صرف مشورہ دے سکتے ہیں، آگے فیصلہ حکومتیں ہی کریں گی۔

جہاد ظلم وجبر کے خلاف ہوگا۔ اگر کسی جگہ لوگوں پر ظلم ہو رہا ہے، تو اس ظلم کو ختم کرنے کے لیئے جہاد کا باقاعدہ اعلان کیا جاسکتا ہے۔ لیکن جہاد کے اعلان سے پہلے اپنی طاقت اور استطاعت کا درست اندازہ لگانا بھی انتہائی ضروری ہے، کہیں یہ نہ ہو کہ دشمن کے ہاتھوں خود ہی مکمل تباہ و برباد ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ پر توکل ضرور کریں، مگر شریعت کی روشنی میں۔ جہاد کا اعلان صرف حکومت وقت کر سکتی ہے۔ اگر علماء کرام کو لگتا ہے، کہ جہاد کا وقت آگیا ہے، لیکن حکمران پھر بھی جہاد کا اعلان نہیں کر رہے، تو اس صورت میں علماء کو حکمرانوں اور عوام کو دلیل کے ساتھ سمجھانا چاہیئے، مگر فیصلہ بہر حال حکومت وقت کا ہی ہوگا، کسی تنظیم یا جماعت کا نہیں۔

سوال 24: اپنے مسلم حکمرانوں کی نیت پر شک مت کریں، آخر انہوں نے ہی 3 بار اسرائیل کے خلاف جہاد (جنگ) کی ہے۔ بلکہ، جانیئے وہ وجوہات جن کی وجہ سے آج مسلم حکمران اتنے محتاط ہیں۔

اپنے آج کے مسلم حکمرانوں سے بد ظن مت ہوں اور نہ ہی اپنے مسلمان حکمرانوں کی نیت پر شک کریں۔ مسلمان حکمرانوں کی طرف سے اسرائیل کے خلاف تین مرتبہ باقاعدہ جہاد (جنگ) ہو چکا ہے، 1948، 1967، اور 1973 میں جب مسلم ممالک نے اپنی فلسطینی بھائیوں کی حمایت میں اسرائیل کے خلاف جہاد کیے۔

1:: 1948، 1967، اور 1973 کے 3 جہادوں میں مسلمان ممالک نے اسرائیل کے خلاف متحد ہو کر جنگ کی، لیکن ان جنگوں میں مسلسل ناکامی نے انہیں یہ سکھایا کہ صرف عسکری محاذ پر لڑائی سے اسرائیل کو شکست دینا ممکن نہیں۔ اسرائیل کو مغربی طاقتوں کی حمایت حاصل تھی، خصوصاً امریکہ اور یورپ کے ساتھ اس کے مضبوط سیاسی اور عسکری تعلقات نے مسلمانوں کی جنگی کوششوں کو کمزور کیا۔ اسرائیل کی فوج دنیا کی جدید ترین فوجوں میں شامل ہے، جس کے پاس نہ صرف جدید اسلحہ بلکہ امریکہ کی مکمل حمایت بھی موجود ہے۔ مسلم ممالک کی فوجوں کے پاس اس قسم کی برتری نہیں ہے۔ نتیجتاً، کھلی جنگ کی صورت میں مسلمان ممالک کے لئے

شدید نقصانات کا سامنا ہو سکتا ہے۔ موجودہ عالمی سیاست میں امریکہ اور مغربی ممالک اسرائیل کی حمایت کرتے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان ملک اسرائیل کے خلاف جنگ شروع کرتا ہے، تو اسے مغربی طاقتوں کا شدید ردعمل برداشت کرنا پڑے گا، جس کا اقتصادی اور سیاسی اثرات پر پُر اثر پڑے گا۔

2:: بیشتر مسلم ممالک داخلی مسائل کا شکار ہیں، جیسے دہشت گردی، اقتصادی بحران، سیاسی عدم استحکام، اور خانہ جنگی۔ ایسی حالت میں کسی نئے محاذ کو کھولنا اور جنگ کا آغاز کرنا ان ممالک کے لیے ممکن نہیں ہے۔ 2020 میں کئی مسلمان ممالک جیسے متحدہ عرب امارات، بحرین، مراکش اور سوڈان نے اسرائیل کے ساتھ ابراہیمی معاہدے کیے، جس کے ذریعے اسرائیل کے ساتھ تعلقات قائم کیے گئے۔ ان معاہدوں کے ذریعے ان ممالک کو اقتصادی، تجارتی اور سیکیورٹی فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ اس لیے اب ان ممالک کے حکمران اسرائیل کے خلاف کسی جنگ میں حصہ لینے کے بجائے سفارتی اور معاشی روابط کو فروغ دے رہے ہیں۔

اگرچہ عوامی سطح پر فلسطین کے حق میں بہت زیادہ جذبات ہیں اور اس بات کی حمایت کی جاتی ہے کہ اسرائیل کے خلاف کھلی جنگ کی جائے، لیکن حکومتی سطح پر اس میں محتاط رویہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ مسلم حکمران جانتے ہیں کہ ایسی جنگ میں فلسطینیوں کی مدد کرنے کے بجائے مزید تباہی، انسانی جانوں کا ضیاع، اور اقتصادی نقصان ہو سکتا ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

آخر مسلمانوں کے چھوٹے فرقے مثلاً، بریلوی، دیوبندی، وہابی اور شیعہ، کس طرح مسلمانوں کے سب سے بڑے فرقے یا جماعت (صوفیانہ اسلام، صوفی بزرگ، آستانے والے پیر صاحبان) سے فرق ہیں؟

مسلمانوں کی سب سے بڑی جماعت اہل سُنت (صوفیانہ اسلام، صوفی بزرگ، آستانے والے پیر صاحبان) میں حنفی، مالکی، شافی، اور حنبلی سب کی اکثریت شامل ہے۔ ترکی، پاکستان، ملائیشیاء، اردن، شام، انڈونیشیا، بھارت، مصر، اور بنگلہ دیش کے تقریباً 80% سے زیادہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ۔۔

1 یہ لوگ اختلافات کے باوجود بھی دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے کے قائل ہیں، کیونکہ یہ صحیح حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے۔ بخاری شریف-695

2 یہ لوگ اولیاء اللہ کے مزارت پر جانے کو، فاتحہ کرنے کو اور اولیاء اللہ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنے کو جائز ضرور سمجھتے ہیں۔ لیکن فوت شدہ اولیاء اللہ سے مدد مانگنے اور ان سے دُعا مانگنے کو جائز نہیں سمجھتے۔ ان کی نظر میں مزارات کو شہید کرنا ایک بہت بڑی گستاخی اور بے ادبی ہے۔

fakeer.pk

3 یہ میلاد شریف کو منانا جائز سمجھتے ہیں۔

4 یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہو، اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہو اور دیگر تمام صحابہ کرام کا ادب اپنی جان سے بڑھ کر کرتے ہیں۔

AliMagnus

5 یہ لوگ یزید بدبخت کو ایک بدکار اور ظالم حکمران مانتے ہیں۔

6 یہ لوگ آلاتِ موسیقی کے ساتھ حمد و نعت اور چھوٹی داڑھی رکھنے، دونوں کے قائل ہیں۔ کیونکہ یہ معاملات حدیث پاک سے ثابت ہوتے ہیں۔ صحیح بخاری ۔ 3931 اور صحیح بخاری ۔ 952

یہی وجہ ہے کہ، مسلمانوں کی اکثریت (اہلسنت)، جس میں ترکی، مصر، اردن، شام، یمن، انڈونیشا، ملائیشیا، پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش، کے اکثریتی مسلمان شامل ہیں، قوالی، سماع، اور آلات موسیقی کے ساتھ حمد و نعت کے قائل ہیں۔ بلکہ مصر، ترکی، شام اور عرب شریف تو صوفی میوزک بہت عام ہے۔

7 مسلمانوں کی اکثریت (اہلسُنت)، چھوٹی اور بری داڑھی رکھنا دونوں ہی کی قائل ہے۔ کیونکہ چھوٹی داڑھی رکھنا اور بڑی داڑھی رکھنا دونوں حدیث پاک سے ثابت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مفتی اعظم مصر، احمد الطیب صاحب، محدث اعظم شام، پیر ثاقب شامی صاحب، پیر صاحب سندر شریف، طاہر القادری صاحب، مصر، ترکی، یمن، اوردن، شام، اور عرب شریف کے اکثر علماء کرام کی داڑھی چھوٹی ہے۔

8 ان کا عقیدہ ہے، کہ نبی پاک ﷺ کے والدین مسلمان تھے۔ اور نہ صرف مسلمان تھے بلکہ کائنات کی عظیم ترین شخصیات میں اُن کا شمار ہوتا ہے۔ صحیح بخاری ۔ 3557 اور ترمذی ۔ 3608 , 3607

www.fakeer.pk

9 یہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے والد کو کافر نہیں مانتے اور ان کا عقیدہ ہے کہ آزر جو کافر تھا۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ اسلام کا چچا تھا والد نہیں تھا۔ کیونکہ عربی زبان میں لفظ "ابی" صرف حقیقی والد کے لیے ہی استعمال نہیں ہوتا، بلکہ لفظ "ابی" چچا اور دادا وغیرہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ ثبوت کے لیے پڑھیں۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 133) مزید ثبوت کے لیے پڑھیں صحیح بخاری 3557 اور ترمذی 3608 , 3607

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

بابا عرفان الحق صاحب

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب

پیر نصیر الدین نصیر صاحب

مولانا وحید الدین خان صاحب

ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب

نعمان علی خان صاحب

جاوید احمد غامدی صاحب

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب

یوٹیوب پر ان علماء کرام کے بیانات ضرور سنا کریں۔

ان علمی شخصیات سے بھی کئی باتوں پر اختلاف کیا جاسکتا ہے، لیکن، ان علمی شخصیات، کے یہ 5 بنیادی عقائد، ان کو دیگر کئی علماء سے ممتاز کرتے ہیں۔

- یہ علماء، شخصیت پرستی، اور اندھی تقلید کرنے سے منع کرتے ہیں۔ اور قرآن و حدیث خود پڑھنے کی تاکید کرتے ہیں۔
- یہ علمی شخصیات، فوت شدہ اولیاء اللہ سے مدد مانگنے کو جائز نہیں مانتے۔

AliMagnus

- یہ علمی شخصیات، صحابہ کرام پر تنقید نہیں کرتیں، بلکہ تمام صحابہ کرام کا ادب کرتی ہیں۔
- یہ لوگ اس عقیدے کے خلاف ہیں، کہ پیر صاحب، اپنے فوت شدہ مرید کو زندہ کر کے اس کو توبہ کروا سکتے ہیں (معاذ اللہ)۔
- یہ علماء اس عقیدہ کے بھی خلاف ہیں، کہ، پیر صاحب، اپنے مرید کی قبر میں جا کر منکر نکیر، کے سوالات کے جوابات سے جان چھڑوا سکتے ہیں۔ معاذ اللہ۔

fakeer.pk

یہ علماء بھی انسان ہیں، ان کی بھی کئی باتیں غلط ہوسکتی ہیں۔ ان علماء کی بھی اندھی تقلید مت کریں، جو بات ان علماء کی بھی قرآن و حدیث سے غلط ثابت ہو، اس بات کو چھوڑ دیں۔ اور مرتے دم تک اپنا دماغ استعمال کرتے رہیں۔

اسی لیے کہتا ہوں کہ، کسی بھی عالم دین کی اندھی تقلید میں مبتلا مت ہوں۔ قرآن و حدیث کو خود ترجمہ سے پڑھنا شروع کریں، تاکہ گمراہی سے بچ سکیں، اور صحیح اور غلط علماء میں پہچان کرسکیں۔

www.fakeer.pk

آخر کن علماء کی تقلید کرنی چاہیے؟ جو علماء، آپ کو نہ تو اپنی ذات، یا کسی مخصوص فرقہ سے چپکے رہنے کا مشورہ دیں، اور نہ ہی آپ سے مالی تعاون کی امید رکھیں، صرف قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنا موقف پیش کر کے الگ ہو جانا بہتر سمجھیں، اور فیصلہ آپ پر چھوڑ دیں، تو ایسے علماء، کو ضرور سنیں۔

بہترین روحانی علاج، جو قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے ثابت بھی ہوتا ہے۔

ہر قسم کی بیماری، نظر بد، کالا جادو، جنات، آسیب اور دیگر آفات سے محفوظ رہنے اور علاج کا وظیفہ۔

- 1 بار . درود شریف (نماز والا)
- 1 بار . الحمد شریف
- 4 بار . آیت الکرُسی
- 3 بار . سورۃ الکوثر
- 3 بار . سورۃ الاخلاص
- 1 بار . سورۃ الفلق
- 1 بار . سورۃ الناس
- 1 بار . درود شریف (نماز والا)

وضو کے بغیر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ مگر، باوضو ہو کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

وضو کے بغیر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ مگر، باوضو ہو کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

زیادہ بہتر اور جلد نتائج حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ یہ وظیفہ دن میں کم از کم 2 بار لازمی پڑھیں۔ خاص کر رات سونے سے پہلے اور صبح گھر نکلنے سے پہلے کم از کم ایک بار ضرور پڑھ کر اپنے آپ پر اور اپنے گھر والوں پر دم کر لیں۔

حوالہ جات

صحیح بخاری - 5738، 5739، 4439، 5687، 5688، 3370، 5007، 2311

ترمذی - 3575، 486، 2457

AliMagnus fakeer.pk www.fakeer.pk